سُرادقِ عفّت

یعنی قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردے کے وجوب کا ثبوت

کتاب ہذا حسب الایمای اعلیٰ حضرت فلک رفعت سکندر حشمت
مرکز محیطِ عظمت و اقبال قدر افزای علم و کمال حامی اہل اسلام
مروّجِ علوم اہل بیتِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور پُرنور
فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ عالیجاہ مخلص الدولہ ناصر الملک
امیر الامرا ہز ہائینیس کرنیل جناب نواب سر سید محمد حامد علیخان
صاحب بہادر مستعد جنگ جی - سی - آئی - ای - جی
سی - وی - او - اے - ڈی - سی - ٹو ہز میجسٹی دی کنگ
ایمپرر فرمان روائے ریاست رامپور دام ملکہم و اقبالہم

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالکِ مطبع
نور المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی

تمہید رسالہ

حامداً و مصلیاً - یہ بات کسیطرح قابلِ انکار نہین کہ صانع حکیم نے نوعِ انسان کو مثل دیگر انواعِ حیوانیہ کے دو صنفون پر تقسیم فرمایا ہی - بعض کو مرد اور بعض کو عورت بنایا دونون کی صورت - سیرت - طبیعت - قوت - ساخت بدن مین بمقتضاے حکمت بین تفرقہ قرار دیا - ایک مین قوت فاعلہ دوسرے مین قوت منفعلہ ودیعت فرمائی ایک کی خوبی ناز و رعنائی و زیبائی ہے دوسرے کی خوبی شجاعت و بہادری ایک مین شرم و حجاب دوسرے مین صلابت و مہابت قرار پائی اسیوجہ سے شریعت اسلام نے دونون کے احکام مین کہین مساوات اور کہین تفرقہ کیا - عورتون کو پردے کا حکم دینا اور اجنبی مردون و عورتون کو باہم ایکدوسرے کیطرف نظر کرنے سے روکنا نہایت زبردست حکمت ہی جسکی تشریح و توضیح کے لیے دفتر کافی نہین ہو سکتے لیکن جسکا فریضہ اسلامی شریعت کی پابندی ہے اُسے کسی حکمت اور عقلی مصلحت پر نظر کرنے کی ضرورت نہین بس اسی قدر کافی ہے کہ خدا و رسول کا جو حکم ہے اُس پر عمل کرے بالخصوص جو احکام ضروریات اسلام مین داخل ہین اگر کوئی مسلمان اُنکا انکار کردے تو مرتد و کافر ہو جاتا ہے اور ایسا ذلیل اور بے حقیقت ہو جاتا ہی کہ زوجہ نکاح سے خارج - مال ملک ورثہ ہو کر قتل اُسکا واجب ہو جاتا ہی - آجکل عورتونکے پردے پر جو اعتراض اور پردہ داری کے عوض پردہ دری مین جو اہتمام کیا جاتا ہی اور ایک طوفانِ بے تمیزی برپا ہی نہایت درجہ قابل افسوس ہی - نماز عمدہ واجبات ہی مگر اُسکی ترویج مین ذرا توجہ نہین - عالم مین شراب خواری جاری ہی مگر جوش نہین آتا - ظاہر بظاہر اسلام پر حملے ہوتے ہین مگر پروا نہین - بس ایمان و اسلام یہی ہی کہ پردہ اُٹھ جائے - لاحول و لا قوۃ الا باللہ لہذا پردے کے باب مین ایک مسئلہ و دستخطی جناب مستطاب حجۃ الاسلام نجم الملۃ والدین جناب نجم العلما مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ دام ظلہ کا شائع کیا جاتا ہی تاکہ تمام مومنین کو خدا و رسول کا حکم معلوم ہو جائے اور شرع کیطرف سے اتمام حجت ہو جائے - وما علینا الا البلاغ - راقم سید افتخار حسین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال - ما قولکم دام ظلکم - عورتون کو نامحرم مردون سے ہاتھ مُنھ چھپانا واجب ہی یا نہین اور آیا مردون کو نامحرم عورتون کے ہاتھ اور چہرہ کیطرف دیکھنا جائز ہے یا حرام - جواب عام فہم تفصیل کے ساتھ مرحمت فرمایا جائے - بینوا توجروا -

الجواب و اللہ الملہم للصواب

عورتون کو نامحرم مردون کا دیکھنا اور مردون کو نامحرم عورتون کا دیکھنا باتفاق علما حرام ہے بلکہ یہ حرمت فی الجملہ اجماعی ہی اور کہا جاسکتا ہے کہ ضروریات مذہب شیعہ سے ہی بلکہ ضروریات اسلام سے ہی اور اسیطرح عورتون کو نامحرم مردون سے اپنے تمام جسم کا چھپانا بھی واجب ہی اور کسی جزو بدن کا غیر مرد کے سامنے کھولنا جائز نہین - اِس مطلب کی توضیح کے لیے چند منظر پیش کیے جاتے ہین -

پہلا منظر - ادلۂ قرآنیہ کے بیانمین پہلی آیت آیۂ غض ہے جو سورۂ نور کی

۳۰ تیسوین اور ۳۱ اکتیسوین آیت ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا
فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ
یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ
اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ
اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ
لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ
مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞

ترجمہ (اے نبی) مومنین سے کہہ دو کہ اپنی آنکھین بند رکھین اور اپنی شرمگاہونکی
(غیرونکی نگاہ سے) حفاظت کرین یہی اُنکے لیے زیادہ صفائی کا امر ہی خدا
اُن چیزون سے ضرور آگاہ ہے جو کچھ وہ کرتے رہتے ہین۔ اور (اے رسول)
ایماندار عورتون سے (بھی) کہدو کہ وہ بھی اپنی آنکھین بند رکھین اور
اپنی شرمگاہون کو (نگاہِ غیر سے) محفوظ رکھین اور اپنا سنگار سوائے اُسکے
جو خود ظاہر رہتا ہو (کسی پر) ظاہر نہ کرین اور اپنے (سر کی) اوڑھنیان اپنے
گریبانون یعنی سینون پر ڈالے رہین اور اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کیا کرین سوائے
اپنے شوہرون کے یا باپ دادون یا اپنے شوہرون کے باپ دادون یا
اپنے بیٹون پوتون نواسون یا اپنے شوہرون کے بیٹون پوتون نواسون یا اپنے یا بھائیون یا
بھائیون کے بیٹون پوتون نواسون یا اپنی بہنون کے بیٹون پوتون نواسون

یا اپنی (ہم مذہب) عورتون یا اپنی لونڈیون یا اپنے ایسے نوکرون کے جو عورتون سے (بسبب پیری کے) بے مطلب ہین یا اُن لڑکون کے جو عورتون کے پردے کے اُمور سے آگاہ نہین ہوئے اور (دکھہ دکھہ) عورتین چلنے مین اپنے پاؤن زمین پر نہ مارین کہ وہ زینت جسکو وہ چھپائے ہوئے ہین (جھنکار سے) ظاہر ہو جائے اور اے ایمان دارو تم سب کے سب خدا کی درگاہ مین توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

شانِ نزول۔ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہی کہ ایک نوجوان انصاری بمقام مدینہ ایک عورت کے سامنے آگیا اور اُس زمانہ کی عورتین اپنی قناع کانون کے پشت کیطرف ڈالا کرتی تھین بس جبتک وہ عورت سامنے رہی یہ مرد اُسے دیکھتا رہا اور جب وہ آگے بڑھ گئی تب بھی دیکھا کیا۔ اسی شغل مین ایک کوچہ مین پہونچا اور اُسکی پشت کیطرف دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک ہڈی یا شیشہ جو کسی دیوار مین تھا اُسکے چہرے مین لگا اور جلد شق ہو گئی۔ جب وہ عورت چلی گئی اُسوقت یہ شخص متنبہ ہوا اور دیکھا کہ سینے اور کپڑون پر خون بہہ رہا ہے۔ کہنے لگا کہ قسم بخدا مین ضرور رسولؐ اللہ کی خدمت مین حاضر ہونگا اور اُنھین خبر دونگا۔ تا اینکہ حاضر ہوا حضرتؐ نے دیکھ کر فرمایا کیا واقعہ ہے؟ اُسنے سب ماجرا بیان کر دیا۔ فوراً جبرئیل امین آیۂ مذکورہ لیکر حاضر ہوئے انتہے۔

درحقیقت یہ آیت پردہ داری اور عفّت کے باب مین کافی نصیحت ہے لیکن چونکہ اسمین کئی عظیم الشان مطلب مذکور ہین اسلیے جدا جدا اُنکی توضیح کیجاتی ہے

اوّل نامحرم کیطرف نگاہ کرنے کا حکم یعنی مردون پر نامحرم عورتون کے دیکھنے کی اور عورتون پر نامحرم مردون کے دیکھنے کی حرمت لغت مین غض کے معنی روکنے کے ہین ففی الصحاح کل شئ کففتہ فقد غضضتہ اور مجمع البحرین مین ہے غضّ طرفہ غضاضًا بالکسر وغضاضۃ بالفتح حفظہ پس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایمانداروں کو حکم دیدو کہ وہ اپنی نگاہون کو روکین اور محفوظ رکھین آیت کے الفاظ اور اُسکے اطلاق کا مقتضے تو یہ تھا کہ آنکھون کا مطلقاً بند رکھنا اور ہر چیز کے دیکھنے سے نگاہ کا روکنا لازم و واجب ہوتا لیکن چونکہ یہ شریعت سہل و آسان ہے اور ایسا حکم مصالح حیات کے خلاف تھا لہٰذا جنپر اور جنکے گھر مین قرآن نازل ہوا اُنھون نے مطلب سمجھا دیا یعنی جن چیزون کیطرف دیکھنا حرام ہے اور جنکی تفصیل خدا نے اپنے رسول کو بتادی ہو لازم ہو کہ اُن چیزون کے دیکھنے سے اپنی نگاہون کو روکین۔ پس ہر مومن پر معلوم کرنا واجب ہو کہ وہ کیا چیزین ہین جنکا دیکھنا خداوند عالم نے حرام فرمایا ہے اور اسکا طریقہ یہی ہے کہ تفاسیر و احادیث معصومین علیہم السلام کیطرف رجوع کیجائے اسلیے کہ قرآن کے مجمل احکام کی تفصیل سوائے اُن لوگون کے جنکے گھر مین قرآن آیا ہے کسی دوسرے سے حاصل نہین ہوسکتی اور اُن حضرات نے جو تعلیم فرمائی اُسکی تفصیل دوسرے منظر مین مرقوم ہو مگر اتنا تو باتفاق اہل اسلام اور باجماع امت ثابت ہو کہ زوجین اور کنیز و آقا کے سوا ایک کو دوسرے کے ستر پر مطلقاً نظر کرنا اور اسیطرح مرد کو زن اجنبیہ پر اور عورت کو اجنبی مرد پر نظر کرنا نظرِ حرام ہے۔

دوسرے - اظہار زینت کی ممانعت جسکے لیے فرمایا ہو ولا یبدین
یعنی عورتون کو حکم دیدو کہ کھلی ہوئی زینت کے سوا اور کسی اپنی زینت کو ظاہر
نہ کرین - اِسمین عورتونکی پردہ داری کا بیحد اہتمام ہے مطلب یہ ہو کہ اُنھین
لازم ہے کہ اپنے جسم کو از سرتا پا چھپائے رکھین اور کوئی عضو اپنے اعضا مین سے
کُھلا نہ رکھین اور ایسا موقع نہ دین کہ کسی نامحرم کی نگاہ اُنکے جسم پر پڑجائے
اور اِسی لحاظ سے لازم ہے کہ زینت اور بناو سنگار بھی اپنا پوشیدہ رکھین
اِسلیے کہ جو کھٹکا جسم پر نظر پڑنے سے ہو وہی کھٹکا زینت پر بھی نظر پڑنے سے
ہو اسواسطے کہ جب زیور و آراستگی پر نظر پڑے گی تو محتمل ہے کہ دیکھنے والے کے
دل مین طمع و رغبت و خیال بد پیدا ہوجائے جسکا نتیجہ خراب ہو - فاضل مقداد
علیہ الرحمہ کنز العرفان مین فرماتے ہین کہ بعض اعلام کا قول ہے کہ یہان
زینت سے مراد مقامات زینت ہین اور مضاف حذف کردیا گیا ہو مگر میرے
نزدیک ظاہر یہی ہے کہ یہان نفس زینت مراد ہے اور زینت کیطرف دیکھنا
اِسلیے حرام کردیا گیا کہ اگر مباح رکھا جاتا تو زینت کو دیکھتے دیکھتے یہی دیکھنا
مواضع زینت کے دیکھنے کا ذریعہ ہوجاتا انتہے - البتہ وہ زینت جو کُھلی ہی
رہتی ہے نہ اُسکا چھپانا واجب ہو نہ اُسکا دیکھنا حرام ہے اِسلیے کہ اِس مین
عسر و حرج لازم آئیگا اور عسر و حرج شریعت مطہرہ مین منفی ہو -
واضح ہو کہ زینت باطنہ سے مراد بالیان - بندے - کنگن چھاگل - طوق
ہیکل وغیرہ ہین اور وہ زینت جو جسم سے ملی ہوئی ہو اور اُسپر نظر کرنا عین
جسم پر نظر پڑنے کا باعث ہو وہ بھی زینت باطنیہ مین داخل ہو اور زینت ظاہرہ

سے مراد فقط لباس ہی یعنی اگر کوئی عورت اپنا بالائی لباس آراستہ کرے اور اُسے بازیب وزینت بنائے تو اُسکا پوشیدہ کرنا واجب نہین۔ اسیطرح اگر چادر کے نیچے کا لباس کسیوقت کھل جاے تو اسمین بھی کوئی مواخذہ نہین اور مردون کو لباس مذکور پر نظر کرنا بھی حرام نہین مگر شرط یہ ہی کہ ریبہ و فتنہ کا اندیشہ نہو۔ صاحب کنز العرفان فرماتے ہین کہ زینت ظاہرہ کے متعلق بعض علما کا قول ہے کہ اُس سے مراد صرف لباس ہے اور میرے نزدیک یہی قول صحیح ہی اور تفسیر منہج الصادقین مین بھی اسی قول کو اختیار کیا ہی۔ تفسیر تنویر الاقتباس مین ابن عباسؓ سے بھی یہی مروی ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے ثیاب مراد ہین اور صاحب جواہر الکلام نے فرمایا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر مین جو روایات وارد ہین اُنمین اسقدر اختلاف ہی کہ جمع بین الروایات کی کوئی صورت نہین معلوم ہوتی اور اکثر روایتین ضعیف السند ہین پس مستبعد نہین ہے کہ اُس سے ظاہری لباس مراد ہو انتہے۔

بعض علما نے فرمایا ہے کہ زینت ظاہرہ سے مراد سُرمہ اور مہندی وغیرہ ہے جسکا چھپانا موجب عسر و حرج ہے لیکن یہ قول خلاف تحقیق ہے اِسلیے کہ اگر انکا چھپانا واجب نہو اور نظر کرنا اِن چیزون پر جائز ہو تو لازم آتا ہے کہ ان چیزون کے مقامات کا دیکھنا بھی جائز ہو مثلاً آنکھ اور کف دست حالانکہ عورتون کا تمام بدن از سر تا پا عورت ہی جسکا چھپانا واجب ہی چنانچہ علامہ علیہ الرحمہ نے تذکرہ مین اِس مطلب پر اتفاق فقہا کا دعوے فرمایا ہی پس ظاہر ہوا کہ مواضع زینت مراد نہین بلکہ نفس زینت مراد ہے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ

زینت ظاہرہ سے سوائے لباس کے اور کچھ مراد نہین ہی۔ علاوہ اسکے مطلب مذکور کی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ آیۂ مذکور مین اسقدر تو یقینی ہے کہ اظہار زینت کی حرمت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ بعض چیزین مستثنیٰ بھی کی گئی ہین لیکن مستثنےٰ کی تشخیص مین اختلاف ہو اور قاعدہ کا مقتضےٰ ہے کہ عام کے حکم سے جس جس امر کے خارج ہونے کا یقین ہو جائے اُسی پر اقتصار کیا جائے اور قدر متیقن سے جسقدر زائد ہو اُسے بسبب شک وشبہہ کے ترک کیا جائے اور اُسے عموم مین داخل وشامل سمجھا جائے اور یقینی مقدار سوائے لباس کے اور کچھ نہین ہے وہو المطلوب۔

تیسرے ضرب خمار کی تعلیم۔ خمار لغت مین مقنعہ کو کہتے ہین اور مقنعہ سر کی پوشش ہی جو پیشانی کیطرف جھکی ہوئی اور ماتھے پر لٹکی ہوئی ہو۔ اور ضرب خمار سے مراد اوڑھنے کی چادر کا سر سے گردن اور سینہ پر اسطرح لٹکا لینا ہے کہ دونون مقام پوشیدہ ہو جائین۔ مطلب یہ ہی کہ عورتون کو حکم دو کہ مقنعہ اپنے سر پر اسطرح ڈالین اور اپنی چادرین اسطرح اوڑھین اور سامنے کیطرف اسطرح جھکائین اور لٹکائین کہ گردن اور سینہ چھپ جائے۔ اِس حکم کا سبب یہ ہوا کہ زمانۂ جاہلیت مین عورتین مخانق پہنتی تھین اور وہ ایسا لباس تھا جو سر سے پشت کیطرف ڈالا جاتا تھا جس سے سینہ اور اُسکے مافوق کھلا رہتا تھا۔ پروردگار عالم نے اِس طریقے کو ناپسند کرکے اسکی اصلاح فرمائی تاکہ عادت جاہلیت جو کم حیائی کی بات تھی بدل جائے۔

اور آیت مین جیوب ہے جسکے معنی گریبانون کے ہین کنایہ صدور سے ہی اسلیے کہ گریبان کا مقام سینہ ہے۔ ضرب خمار کی تعلیم جو خوب جھکے ہوئے گھونگھٹ کی

صورت ہوسکتی ہی اسلیے ہی کہ عورتون کے پردے مین کمی رہے اور بجائے عقد خمار کے جسکا رواج تھا ضرب خمار سے پردہ کامل ہو جائے چنانچہ ابن عباس سے اسکے معنی اسطرح منقول ہین کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنا مقنعہ سینے اور گردن پر ڈال لین اور اُسے مضبوط باندھ لین۔

چوتھے مخصوص لوگون کے سامنے اظہار زینت کی اجازت جسکے متعلق فرمایا ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ اس آیت مین جن لوگون کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے اُن کی کئی قسمین ہین **اوّل** وہ مرد جسکے ساتھ عقد ہو گیا ہے اور اسے استمتاع کا حق حاصل ہی اور وہ شوہر ہے اور یہی حکم آقا کا بھی ہے اگر کنیز کا کسی دوسرے سے عقد ہو گیا ہو اور مشترکہ نہو۔ **دوم** وہ مرد جنپر یہ عورت ہمیشہ کے لیے بسبب قرابت یا رضاعت یا مصاہرت کے حرام ہے اور بسبب حرمت ابدیہ کے شریعت نے انھین محرم قرار دیا ہے اور وہ باپ۔ دادا۔ نانا۔ بیٹا۔ پوتا۔ نواسا۔ بھتیجا بھانجا اور اُنکے بیٹے۔ سوتیلا بیٹا۔ شوہر کے باپ دادا وغیرہ ہین جنکی تفصیل کتب فقہیہ مین مذکور ہے۔ اِن لوگون کے سامنے اظہار زینت کی اجازت اباحت اِس مصلحت سے فرمائی ہے کہ اِن لوگون کے ساتھ رات دن اُٹھنا بیٹھنا میل جول چار ناچار ضروری ہوتا ہے اور بسر زندگی کے لیے اُنسے یکجائی ضروری پیش آتی ہے اور بسبب قرابت قریبہ کے کسی قسم کی بدی کا خوف واندیشہ بھی نہین ہوتا اور طبائع غالبًا ایسے مقامات مین خیالات فاسدہ سے محفوظ و مامون ہوتی ہین اور وہم وگمان بھی اِسکے خلاف کا نہین ہوتا۔ نیز اگر ان لوگون سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہوتا تو نہایت سخت دشواری اور شدید ضیق کا باعث ہوتا۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ ماموں اور چچا بھی محرم ہین اور اُنکا حکم بھی یہی ہے لیکن
پروردگارِ عالم نے آیت مین اُنکا ذکر نہین کیا اور اظہار زینت کی اُنکے سامنے
بصراحت اجازت نہین دی اِسکا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اہل علم
نے تصریح بھی کردی ہے کہ اُنکی قرابت چونکہ کسی قدر بعید ہوگئی ہے جسکے سبب سے
میراث مین بھی اُنکا طبقہ تیسرا طبقہ ہے اِسلیے پروردگارِ عالم نے اُنکے متعلق جو اُنکا
حکم بھی پوشیدہ بطور دلالت تنبیہ ارشاد فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ بہ نسبت دیگر محارم کے اِن لوگون سے کسیقدر زیادہ حجاب کرنا خدا کو پسندیدہ ہے
۳ سوم وہ عورتین جو مومنات ہین اِسلیے کہ آیت مین لفظ نسا جمع مونث غائب کی
ضمیر کیطرف مضاف ہی اور اسمین اشارہ اِسی مطلب کیطرف ہی یعنی جو عورتین اپنی
ہین اُنکے سامنے اظہار زینت جائز ہے اور اپنی عورتون سے مراد مومنات ہین
بلکہ ممکن ہی کہ غیر خاندان کی عورتین جنسے راہ و رسم اور ملاقات نہونے کے سبب سے
وہ اِس لائق نہین ہین کہ اُنھین اپنی عورتین کہہ سکین اگر اُنکے سامنے بھی اظہار زینت
مین احتیاط کیجاے تو عند اللہ ممدوح ہو۔ اِس آیت کے مفہوم سے یہ مطلب بھی واضح
ہوتا ہے کہ مومنہ کو زنان کفار سے پردہ کرنا چاہیے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے
حدیث صحیح مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی لا ینبغی
للمراۃ ان ینکشف بین الیھودیۃ والنصرانیۃ لانھن یصفن ذلک
لازواجھن یعنی مومنہ عورت کو زیبا و سزاوار نہین ہے کہ زن یہودیہ و نصرانیہ
کے سامنے بے حجاب ہوجائے اِسلیے کہ وہ عورتین دیکھنے کے بعد اسکی حالت
اپنے شوہرون سے جاکر بیان کرینگی۔ چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک

قول مین اسی کے موید ارشاد فرمایا ہو کہ زن ذمیہ زن مسلمہ کو نہین دیکھ سکتی۔ سبحان اللہ مومنہ عورتون کے ستر و حجاب اور پردہ داری کی کسقدر اہمیت پیش خدا ہے کہ غیر مسلمہ عورتون کی نگاہ بھی اُنکے حق مین پسند نہین فرمائی۔ چہارم ملک یمین جس سے کنیزین اور لونڈیان مراد ہین تنویر المقباس تفسیر ابن عباس مین تصریح ہے کہ ملک یمین سے یہان کنیزین مراد ہین غلام مراد نہین ہین۔ کلمۂ سابقہ مین چونکہ مومنات و مسلمات کے سامنے اظہار زینت کا جواز ذکر ہوا تو احتمال ہو سکتا تھا کہ کنیزین بھی اگر غیر مسلمہ ہون تو اُن سے بھی اجتناب چاہیے اِسلیے ضرورت ہوئی کہ اُنکا حکم بالتصریح بیان کر دیا جائے لہذا ارشاد فرما دیا کہ کنیزین اگرچہ غیر مسلمہ ہون اُنسے پردے کی ضرورت نہین۔ اِسلیے کہ اُنسے خدمت متعلق ہے اور بحالت پردہ خدمت کا کام درست نہین ہو سکتا۔ اِس حکم مین غلام داخل نہین اگرچہ وہ خواجہ سرا بھی ہون لہذا اونسے پردہ لازم ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ایک حدیث صحیح حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ راوی کہتا ہے مین نے حضرت سے دریافت کیا کہ مردون کو یہ امر جائز ہے کہ خواجہ سرا کو آب استنجا دینے کے لیے عورتون کے پاس بھیجے کہ اُنکے بالون پر اُسکی نگاہ پڑے؟ فرمایا کہ جائز نہین۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ جب خواجہ سرا کے سامنے ہونے کی ممانعت ہے تو جو غلام مرد ہون صاحب رجولیت ہون اُنکے سامنے ہونا بدرجۂ اولے حرام ہو گا۔ بلکہ بعض علما نے تحریر فرمایا ہے کہ ایسے غلام کے سامنے ہونے کی حرمت اجماعی ہے۔

پنجم وہ لوگ جو کھانے پینے کی امید مین اُنکے شوہرون کے ہمراہ ہوگئے ہون
اور عورتون سے اُنھین کوئی غرض اور مطلب نہو اور اُنسے کچھ کام کاج نے لیا
جاتا ہو بعض نے کہا ہے کہ مراد انسے وہ بوڑھے آدمی ہین جنکے قوای شہوانیہ
بسبب پیری اور کبر سن کے فنا ہوچکی ہون اور اُنسے کسی قسم کا اندیشہ باقی
نرہا ہو۔ تفسیر بیضاوی مین ہے کہ مراد شیوخ ہین اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ شیخ کبیر فانی مراد ہے۔ اور کنز العرفان مین ہے کہ حضرت امام موسی کاظم
علیہ السلام سے منقول ہے هم الشیوخ الذین سقطت شهوتهم ولیس لهم حاجة فی النساء
یعنی وہ شیوخ پیر فرتوت مراد ہین جنکی رغبت و شہوت ختم ہوچکی ہو اور عورتونکی
کیطرف اُنھین کچھ حاجت باقی نہ رہی ہو۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے مروی ہے کہ اِس سے مراد وہ بے عقل اور سفیہ و احمق مرد ہین جو عورتون کے
اُمور اور تعلقات کو پہچانتے ہی نہون۔ اور حدیث صحیح مین زرارہ سے منقول ہے
مین نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ غیر اولی الاربہ سے
کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ وہ احمق فاتر العقل مراد ہین جو عورتون سے کچھ علاقہ اور
غرض نہ رکھتے ہون اور یہی مضمون دوسری صحیح حدیث مین زرارہ نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

ششم وہ لڑکے جو ابھی بسبب طفولیت اور کمسنی کے زن و مرد کے تعلقات
سے بیخبر ہون۔ اور عورتون کے پردے کی باتون پر آگاہ نہ ہوئے ہون۔ پس
اگر وہ بالکل غیر ممیز ہین تو اُنکا شمار دیگر حیوانات کے مانند ہے اور اگر ممیز ہین
اور اُنھین جوشِ شہوت پیدا ہوگیا ہے تو وہ مردون مین محسوب ہین اور اُنکے

سامنے بے حجاب ہونا جائز نہین اور لازم ہے کہ عورتین اسیطرح اُنسے پردہ کرین جسطرح نامحرم مردون سے پردہ کرتی ہین اور ایسے اطفال کے اولیا پر واجب ہے کہ اجنبیہ کیطرف نظر کرنے سے اُنھین روکین اور ممانعت کرین اور باز رکھین اور اگر ابھی اُنمین ایسی حالت پیدا نہین ہوئی تو اسمین علماے اعلام کے دو قول ہین۔ چنانچہ جواہر الکلام مین جناب شیخ محمد حسن نجفی علیہ الرحمہ نے اور مسالک مین جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے ایطرح تحریر فرمایا ہے اور صاحب جواہر نے قول بالحرمہ کو اقوے اور صاحب مسالک نے احوط فرمایا ہے۔

اِس بیان سے معلوم ہوگیا کہ فقط وہی لڑکے مستثنے ہین جو غیر ممیز ہین اور پردے کے امور سے باخبر نہین اور جو ممیز ہوچکے ہین اور وہ بعد بلوغ نامحرم قرار پائینگے اُنکے سامنے زینت کا اظہار نہ کیا جاے خواہ اُنمین جوش شہوت پیدا ہوگیا ہو یا نہ ہوا ہو۔

تتمہ۔ جن لوگون کے سامنے اظہارِ زینت کی اجازت اِس آیت مین دی گئی ہو اُن سب کا حکم یکسان نہین ہے بلکہ ہر ایک کے لیے ایک مخصوص حالت ہو پس شوہر کے سامنے زینت ظاہرہ اور زینت باطنہ سب کا ظاہر کرنا جائز ہے اور کسی عضو کا اُس سے چھپانا لازم نہین اور شوہر کے لیے جائز ہو کہ جس عضو پر چاہے نظر کرے خواہ نظر تلذذ ہو یا بغیر تلذذ یہانتک کہ عورتین پر نظر کرنا بھی جائز ہے اگرچہ فی الجملہ مکروہ ہے اور اسیطرح ہر عضو کا چھونا اور ہاتھ لگانا بھی جائز ہے بلکہ خلاف اِن امور کا اور ترک کرنا انکا مقصود تزوج کے منافی ہے۔ اور اسیطرح زوجہ بھی شوہر کے تمام جسد پر نظر کرسکتی ہی اور

یہی حکم کنیز مملوکہ کا ہے اگر کسی سے اُسکا عقد نہ کر دیا ہو اور ہمین کوئی دوسرا
شریک بھی نہو اور وہ مکاتبہ اور مرتدہ اور بت پرست نہو - اور محارم پر نظر
کرنے کا حکم یہ ہے کہ اُنکے عورتین پر نظر کرنا قطعاً حرام ہے اور سوائے عورتین
کے دیگر اعضا پر اس شرط سے نظر کرنا جائز ہے کہ تلذذ کا ارادہ نہو اور بدعنوانی
اور فتنہ اور ریبہ کا اندیشہ نہو اور مردون کو مردون پر کرنا اور عورتونکو عورتون پر
نظر کرنا بھی اہی حکم مین شامل ہے خواہ وہ کنیز ہون یا غلام یا آزاد ہون
اور تابعین غیر اولے الاربہ جنسے پردہ کرنا لازم قرار نہین دیا گیا اُنکے
باب مین صاحب جواہر الکلام نے لکھا ہے کہ زینت اور زیور و لباس کے
اوپر جو چادر اوڑھی جاتی ہے ایسے لوگون کے سامنے اُسکا اوڑھنا واجب
نہین ہے مگر یہ مطلب ہرگز نہین کہ جسم پر بھی نگاہ کرنا اُنھین جائز ہوگیا
اور وہ مثل محرم کے ہوگئے اور یہ ارشاد اُنکا نہایت محکم اور متین ہی اسلیے کہ
یہ لوگ اگر محرم کے مثل ہوجائین تو گویا یہ مطلب ہو کہ جہان حصول محرمیت کے
اور اسباب مین مثل نسب اور مصاہرت اور رضاعت کے وہان حصول
محرمیت کے لیے از کار رفتہ ہوجانا یعنے غیر اولے الاربہ کی صنف مین داخل
ہوجانا بھی سبب ہی - اور یہ امر بالکل رکیک اور سخیف ہی - علاوہ برین ان
لوگون سے پردہ نہ کرنے کی اجازت اُسوقت ہوگی جب غیر اولی الاربہ ہونیکا
وصف اُنمین یقینی طور پر ثابت ہوجائے اور اسکا یقین حاصل ہونا آسان
نہین بلکہ نہایت دشوار ہے اسلیے کہ بہت سے پیر و ضعیف جوانون کے
برابر اور بعضے اُنسے بھی زیادہ پرشہوت ہوتے ہین اور جبتک اس وصف کا

حاصل ہونا یقینی نہو جائے پردے کے واجب ہونے کا حکم جو عموماً عورتون کو انسے مردون ہی بدستور جاری رہے گا اور اعضاے جسم کا مس کرنا اور کسی حصہ جسم کو ہاتھ لگانا پھر بھی جائز نہوگا اور اعضاے نامحرم کے چھونے کی ممانعت انسے بالاتفاق ہرگز مرتفع نہوگی۔

اطفال کے متعلق سابقاً تصریحاً بیان ہوچکا کہ اگر وہ غیر ممیز ہین کہ عورتین اور غیر عورتین دونون مین امتیاز نہین کرسکتے تو بقول مسالک وجواہر وہ مثل لایعقل حیوان کے ہین اور اگر ان اُمور سے آگاہ ہوگئے ہین اور مردون کیحالت اُنمین پیدا ہوگئی ہی تو اُنسے حجاب اور پردہ لازم ہے اور اگر ایسی حالت پیدا نہین ہوئی تو مسئلہ اختلافی ہے۔

من لایحضرہ الفقیہ مین ہے کہ احمد بن نعمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت مین عرض کہ ایک لڑکی کمسن ہی کہ میرے اور اُسکے درمیان مین قرابت نہین ہے اور وہ چھ برس کی ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ اُسکو گود مین بٹھانا اور اُنھین حضرت سے روایت زرارہ مین منقول ہے کہ جب لڑکی چھ برس کی ہوجائے تو اُسکا بوسہ نہ لو۔ اور حضرت ابوالحسن ماضی یعنی حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے بروایت فقیہ منقول ہے کہ محمد بن ابراہیم کی ایک لڑکی تھی کہ وہ اُسے کپڑے پہنا کر مردون مین لاتا تھا اور لوگ اُسے گود مین لیتے تھے جب وہ حضرت تک پہونچی تو حضرت نے اپنے دونون ہاتھون سے روک دیا اور فرمایا کہ جب لڑکی چھ برس کی ہوجائے تو جائز نہین ہے کہ نامحرم مرد اُسکا بوسہ لے اور نہ یہ جائز ہے کہ اُسے گود مین بٹھائے

لیکن عورتین پر نظر کرنے سے بچون کے بھی بہرحال اجتناب ضروری اور اقرب باحتیاط ہے۔

پانچوین زمین پر دھمک کر پاؤن رکھنے کی ممانعت جسکے لیے فرمایا ہے کہ اُنھین حکم دیدو کہ اپنے پاؤن زمین پر زور سے مار کر نہ چلین کہ اُنکی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جاے یعنی خلخال وغیرہ جو پاؤن مین پہنے ہوئے ہین اُسکی جھنکار کی آواز نامحرم کے کان تک پہونچ جاے۔ اِس سے ظاہر و آشکار ہے کہ عورتون کی پردہ داری مین خداوند عالم کو اسقدر اہتمام ہے کہ اُنکے زیور کی جھنکار کی بھی بے پردگی گوارا نہین فرمائی۔ کنز العرفان مین ہے کہ عورتون کا طریقہ تھا زمین پر پاؤن مار کر چلتی تھین۔ خدا نے مسلمان عورتونکو اِس سے ممانعت فرمائی اسلیے کہ یہ امر بھی بمنزلہ نظر ہے اسلیے کہ مردون کے دلون مین اِس سے میلان پیدا ہوتا ہے پس اظہار زینت کی نسبت فعل زیادہ ممنوع ہونیکے قابل ہی۔ یہانتک آیہ سابقہ کا بیان تھا اسکے قریب ہی دوسری آیت ہے کہ جب آیہ حجاب نازل ہو چکی اور لوگون کو معلوم ہو گیا کہ خدا نے عورتون پر پردہ واجب کر دیا اور مردون کو عورتون کیطرف دیکھنے سے روکدیا تو اسکا ایسا عظیم اثر پیدا ہوا کہ عورتون کے آبا و ابنا و اقارب نے عرض کی یا رسول اللہ ہم پس پردہ سے بھی باتین کر سکتے ہین؟ اُسوقت خداوند عالم نے وہ آیت نازل فرمائی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

یعنی عورتون پر اپنے آبا کے سامنے ہونے مین کوئی گناہ نہین ہے اور نہ اپنے بیٹون
کے سامنے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے اور نہ اپنے بھانجون
کے اور نہ اپنی عورتون کے سامنے اور نہ اپنی کنیزون کے سامنے ہونے مین
اور (اے عورتو) خدا سے ڈرو۔ اللہ بیشک ہر چیز پر مطلع و آگاہ ہے۔

دوسری آیت آیہ جلباب ہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ
وَنِسَاۗءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ
اَدْنٰۗی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
یعنی اے نبی اپنی بیبیون اور بیٹیون اور مومنین کی عورتون سے کہدو کہ (جب
وہ کسی ضرورت سے گھر سے باہر جائین تو) اپنی چادرین اپنے اوپر نزدیک کرلین
یہ طریقہ اس بات سے اقرب ہی کہ وہ پہچان لیجائین (کہ وہ شریف اور صاحب
عفت اور نیکوکار اور حیادار ہین) پس وہ ستائی نہ جائین اور خداوند عالم
غفور و رحیم ہے۔ تفسیر صافی مین معنی آیت اسطرح لکھے ہین یُغَطِّیْنَ وُجُوْهَهُنَّ
وَاَبْدَانَهُنَّ بِمَلَاحِفِهِنَّ اِذَا بَرَزْنَ لِحَاجَةٍ وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ
فَاِنَّ الْمَرْاَةَ تُرْخِیْ بَعْضَ جِلْبَابِهَا وَ تتلفع ببعض یعنی
اُنھین حکم دیدو کہ جب کسی ضرورت سے باہر جائین تو اپنے چہرون اور بدنونکو
اپنی چادرون سے چھپالین۔ اور حرف من یہان تبعیض کے لیے ہے اسلیے کہ
عورت ایک حصہ اپنی چادر کا لٹکاتی ہے اور ایک حصہ سر پر لپیٹے رہتی ہے
تفسیر بیضاوی مین بھی بعینہ یہی عبارت مرقوم ہے۔ تفسیر جلالین مین ہے کہ
جلباب سے مراد وہ چادر ہے جسے عورت گھر سے نکلنے کے وقت اپنے اوپر لپیٹ

یعنی ہے۔ مطلب یہ ہو کہ اُس چادر کا ایک حصہ چہرے پر ڈال لین اِسطرح
کہ فقط ایک آنکھ کھُلی رہے اور ابن عباس نے یہ معنی کہے ہین کہ اپنی چادرونکو
اپنی گردنون اور سینون پر لٹکا لین اور مجمع البحرین مین "یُدنین" کے معنی مین اِسطرح
فرمایا ہے یرخصینہا علیھنّ و یغطّین بہ وُجوھھنّ و اعطافھنّ انتہٰی
یعنی چاہیے کہ اپنی چادرون کو اپنے جسم پر جھکا لین اور اُس سے اپنے چہرونکو
اور اطراف اور بازوون کو چھپالین اور جلباب کے معنی چادر کے ہین انتہیٰ
اِس آیت کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ نامقید آدمی کنیزون کو ستایا کرتے
تھے اور اُنھین چھیڑتے تھے اور اُنسے مزاح کیا کرتے تھے اور کبھی اِس سے
تجاوز کر کے شریف زادیون اور آزاد عورتون سے بھی ایسی حرکتین کرنے لگتے
تھے اور اُس زمانے تک آزاد عورتین سر اور پیشانی پوشیدہ کیا کرتی تھین
اور چہرہ کھُلا ہوا رکھتی تھین اور کنیزین نہ سر ڈھانکتی تھین نہ پیشانی پس جب
اُن لوگون کو ٹوکا گیا اور اُنسے کہا گیا تو جواب دیا کہ ہم تو اُنھین لونڈیان سمجھتے
تھے۔ پس خداوند عالم نے اُنکے بہانہ کے قطع کرنے کے لیے شریف اور آزاد
عورتون کو چادرون سے چہرون کے چھپانے کا حکم دیدیا تاکہ آیندہ کیسکو
ایسی جسارت کا موقع نہ ملے۔ اِس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ سر کا کھُلا ہوا رکھنا
لونڈیون اور کنیزون کا طریقہ ہے شرافت و نجابت سے یہ بات بعید ہے
اور یہی سبب ہے کہ نماز مین بھی لونڈیون پر سر کا چھپانا واجب نہین کیا گیا اور
سر کشادہ اُنکی نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

اور بیبیون کے لیے اُنکا گھر بجاے مسجد کے قرار دیا گیا ہے اور اُنھین حکم ہے کہ

نماز گھر مین بلکہ گھر کے اندرونی کمرے مین پڑھین اور سب سے زیادہ فضیلت اسمین ہے کہ سب سے اندرونی حجرے مین نماز پڑھین۔

تیسری آیت وہ ہے جو مخصوص نساء نبی کے باب مین وارد ہے فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ پھر آیہ تطہیر کے بعد ہے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا یعنی (اگر غیر سے بات کرو تو) نرم لہجہ سے بات نہ کرو جس سے اُس شخص کو جسکے دل مین روگ ہی لالچ پیدا ہو جائے اور شائستہ نیک بات چیت کرو اور اپنے گھرون مین بیٹھی رہو اور پہلی جاہلیت کے زمانے کے مانند بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتی رہو اور جو خدا کی آیتین اور حکمت کی باتین تمہارے گھرون مین پڑھی جائین اُنھین یاد رکھو خدا بیشک باریک بین اور باخبر ہے۔

اِس آیہ کریمہ مین ازواج نبی کو چند حکم دیے گئے ہین۔ اوّل یہ کہ بات کرنے مین نرم لہجہ اختیار نہ کرین اور جسطرح نامقید عورتین ناز و غمزے سے بات کیا کرتی ہین اُسطرح بات نہ کرین اسلیے کہ اِس انداز کی باتون سے وہ لوگ جنکے دلون مین بدکاری کی بیماری ہے بیجا قدم بڑھائین گے اور جرأتین اُن کی بڑھ جائین گی اور اِسطرح کی باتون سے اُنھین اپنے ناپاک خیالات مین کچھ

امید پیدا ہو جائے گی اور وسوسۂ شیطانی اُنھیں طمع باطل مین ڈالدیگا۔ اس سے
واضح ہوتا ہے کہ عورتون کا مردون سے نرم لہجہ مین ہمکلام ہونا مذموم اور قبیح ہی پس
اگر بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو مناسب ہی کہ نرم و ملائم لہجہ ترک کر کے
اسطرح بات چیت کرین جسطرح بتقاضاے مجبوری کوئی بات کرتا ہے۔
دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنے گھرون مین بیٹھی رہین اور گھرون کو اپنا مستقر سمجھین۔
بے ضرورت گھر سے باہر نہ نکلین اور زمانۂ جاہلیت کی عورتون کیطرح بن ٹھن کر
گھوستی نہ پھرین کہ لوگون کو نظر بازی کا موقع ملے اور نامناسب امور پیش آجائین
اس سے واضح ہوتا ہے کہ گھر سے باہر نکلنا عورتون کے لیے بے حجابی اور بیحیائی ہی
اور اُنکے واسطے مصلحت یہی ہے کہ گھرون کی چاردیواری مین محدود رہین تاکہ عفت
و پارسائی کی کامل حفاظت رہے۔ تفسیر صافی مین حدیث نبویؐ مروی ہے
اَلْمَرْءَۃُ عَوْرَۃٌ یَسْتُرُھَا بَیْتُھَا فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَ فِیْھَا الشَّیْطَانُ
یعنی عورت قابل ستر چیز ہے جسکے لیے اُسکا گھر پردہ پوش ہی پس جب وہ
گھر سے نکل جاتی ہے تو شیطان اُس مین پھیلجاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کا
تبرّج درحقیقت رسم کفر تھی جسے اسلام نے مسدود کردیا اور درحقیقت وہ رسم
نہایت قبیح رسم تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ تبرّج جاہلیت کیطرح اُنمین یہ بھی رسم
تھی کہ عورتین شوہر کے علاوہ ایک دوست بھی اپنا بناتی تھین اور تحتانی
نصف جسم شوہرون کے لیے خاص کرتی تھین اور اُسکا خاص حق استمتاع
اُس سے متعلق ہوتا تھا اور فوقانی نصف دوست کے لیے تاکہ وہ بوس و کنار
کرے گلے سے لگائے۔ اِن تمام امور قبیحہ کی اسلام نے بیخکنی کردی۔

تیسرا حکم نماز و زکوٰۃ و اطاعت خدا اور سول کا ہے ایمین عورتون کو اشغال سکھائے گئے ہین یعنی جب وہ گھرون مین بیٹھی رہین اور باہر نہ نکلین تو انکا شغل یہ ہونا چاہیے کہ وہ نماز پڑھا کرین زکوٰۃ دیا کرین اور خدا و رسول نے جو کچھ حکم دیا ہے اُسکی اطاعت و پیروی کرتی رہین مثلاً شوہرون کی مطیع رہین۔ اُنکے اموال کی محافظ رہین۔ خانہ داری کے امور سلیقہ و شایستگی کے ساتھ انجام دین۔ احکام دین اور مسائل شرعیہ کا علم حاصل کرین مردانہ و باہر سیر و سیاحت کی فکر مین نہ پڑین۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ جو احکام و آیات خدا اور حکمت کی باتین ذکر ہون اُنھین یاد رکھین اور اُسپر عامل رہین۔ اِس آیت سے یہ بھی مستنبط ہوسکتا ہے کہ عورتین تعلیم ضروری بھی حاصل کرین تو گھرون کے اندر رہکر تنبیہہ اگرچہ اِس آیت مین بالخصوص ازواج نبی مخاطب ہین لیکن تمام نسائے مومنات مقصود خطاب اور عموم حکم مین داخل ہین اسلیے کہ یہ سب احکام دوسرے مقام کی آیات سے اور نیز احادیث سے عورتون کے لیے جُدا جُدا ثابت ہین شل نماز و زکوٰۃ و حج و صوم و تصدق وغیرہ کے کہ جسطرح مردون کو حکم ہو اُسیطرح دیگر عورتونکو بھی حکم ہے۔ یہ خیال کرنا بالکل سیاق کلام کے خلاف ہے کہ حکم مذکور ازواج نبی کے ساتھ مخصوص ہے اور دیگر مومنات کو ان احکام سے آزادی دیدی گئی ہے۔ علاوہ اِسکے یہ اُمور وہ ہین کہ انکی مخالفت عموماً قبیح ہے اور خدا کسی فعل قبیح پر راضی نہین ہوتا لہذا واضح ہوگیا کہ یہ احکام سب مومنات کے لیے عام ہین اور دیگر مومنات کو ازواج نبی کا

ان احکام مین قدم بقدم رہنا چاہیے اور یہی سبب ہے کہ فقہاے اعلام کتب فقہیہ مین ان فقرات قرآنیہ کو جا بجا دیگر مومنات کے متعلق پیش کرتے ہین اور انسے استدلال کرتے ہین۔

چوتھی آیت فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اور پانچوین آیت حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قصر نظر اور مقصور فی الخیام ہونا ایسا ممدوح امر ہے کہ پروردگار عالم نے حوران جنت کے حق مین بھی پسند فرمایا ہی جہان ریب و فتنہ کا امکان بھی نہین ہے پھر اسکی ممدوحیت دار دنیا مین جو ریب و فتنہ کا خزانہ ہے کسقدر عظیم ہوگی۔ اگرچہ یہ دونون آیتین مقام دلیل مین ناکافی ہون لیکن مقام تائید دلیل مین ہر طرح کافی ہین

دوسرا منظر ان احادیث کے بیان مین جو اس باب مین وارد ہین اور وہ کئی قسم کی ہین۔ قسم اوّل وہ احادیث جو حرمت نظر کے باب مین ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبۃ الوداع مین فرمایا کہ جو شخص نامحرم عورت کیطرف نگاہ بھر کے دیکھے تو خداوند عالم اُسکی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا اور یہ بھی منقول ہے کہ اُسکی آنکھ کو آگ کی کیلون سے بھر دے گا اور اُسے جہنم مین ڈال دے گا اور غضب خدا شدید تر ہے اُس عورت پر جو شوہر دار ہو اور شوہر کے سوا کسی نامحرم پر نگاہ کرے۔ من لایحضرہ الفقیہ مین روایت ہی کہ جو نگاہ نامحرم کیطرف کیجائے وہ زہر مین بجھا ہوا شیطان کا تیر ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے ایک حدیث مین منقول ہے کہ نامحرم پر نظر کرنا آنکھ کی زنا ہی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر شیطان کے

تیرون مین سے ایک مسموم تیر ہے اور بہت سی نگاہین انجام مین طولانی حسرت کا سبب ہوجاتی ہین۔ اور بروایت عقبہ اُنھین جناب سے منقول ہے کہ نگاہ شیطان کے تیرون مین سے ایک مسموم تیر ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلیے اُس سے اجتناب کرے گا تو خدا اُسکے انجام مین امن و ایمان عطا فرمائے گا جسکی لذت اُسے حاصل ہوگی۔ بروایت دیگر اُنھین جناب سے منقول ہے کہ بروز قیامت تین آنکھون کے سوا سب آنکھین گریان ہونگی۔ اوّل وہ آنکھ جو اُن چیزون کے دیکھنے سے بند رہی ہو جنکا دیکھنا حرام ہے۔ دوسرے وہ آنکھ جو عبادت خدا مین شب بیدار رہی ہو۔ تیسرے وہ آنکھ جو تاریکی شب مین خوف خدا سے گریان ہوئی ہو ایک اور روایت مین اُنھین جناب نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نظر نامحرم عورت پر پڑے اور وہ اپنی نگاہ آسمان کیطرف بلند کرے تو اُسکی آنکھ جھپکنے بھی نہ پائے گی کہ خداوند عالم حور العین سے اُسے تزویج فرمائے گا۔ اور ایک حدیث مین ہے کہ خداوند عالم اِسکے بعد اُسے ایسا ایمان کرامت فرمائے گا جسکی (خاص) لذت اُسے حاصل ہوگی۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے من اطلع فی بیت جارہ فنظر الی عورۃ رجل او شعر امراۃ او شیء من جسدھا کان حقاً علی اللہ ان یدخلہ النار مع المنافقین الذین کانوا یتبعون عورات الناس فی الدنیا ولا یخرج من الدنیا حتی یفضحہ اللہ ویبدی عورتہ فی الآخرۃ یعنی جو شخص اپنے ہمسایہ کے گھر مین جھانکے اور کسی مرد کی شرمگاہ یا کسی عورت کے بالونکی طرف یا اُسکے کسی عضو کیطرف نگاہ کرے تو خدا پر لازم ہوگا کہ اُسے اُن منافقین کے ساتھ جو دنیا مین لوگون کے مخفی

امور و عیوب کے درپے رہتے تھے جہنم مین داخل کرے اور وہ شخص دنیا سے خارج نہوگا تا اینکہ خدا اُسے دنیا مین رسوا فرمائے اور اُسکے عیوب اور مخفی امور آخرت مین طشت از بام کردے گا۔ کتاب خصال مین ہے ان امیر المومنین قال لاصحابہ لیس فی البدن شئی اقل شکرًا من العین فلا تعطوھا سولھا فتشغلکم عن ذکر اللہ - اذا تعری الرجل نظر الشیطان الیہ وطمع فیہ فاستتروا لیس للرجل ان یکشف ثیابہ من فخذیہ ویجلس بین قوم یعنی امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بدن انسان مین آنکھ سے زیادہ ناشکر کوئی عضو نہین ہے پس جو کچھ اُسکی خواہش ہو وہ اُسے ندو ورنہ تمھین خدا کی یاد سے روک دے گی۔ جب انسان برہنہ ہوجاتا ہے تو شیطان اُسکی طرف دیکھتا ہے اور اُسمین طمع کرتا ہے پس لازم ہے کہ تم پردہ کرو۔ مرد کو نہ چاہیے کہ اپنا لباس اپنی رانون سے ہٹائے اور لوگون کے مجمع مین بیٹھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حضرت شعیب کی بیٹی بلا کر لیگئین تو حضرت نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے پیچھے چلو تاکہ میری نظر تم پر نہ پڑے۔ ایک حدیث مین ہے کہ دختر حضرت شعیب نے جب اپنے والد سے عرض کیا کہ (حضرت) موسیٰ کو اپنے پاس کام کے لیے رکھ لیجیے اور مدح کی کہ یہ قوی امین ہین۔ حضرت شعیب نے فرمایا کہ اے بیٹی قوی تو اسلیے ہین کہ اُنھون نے پتھر اُٹھا لیا مگر امین ہونا کہان سے معلوم ہوا۔ عرض کیا کہ اے بابا جب مین آئی تو اُنکے آگے آگے چلتی تھی اُنھون نے کہا کہ میرے پیچھے پیچھے چلو اور جہان مجھے راہ نہ معلوم ہو بتاتی جانا۔ ہم وہ گروہ ہین جو عورتون کے پس پشت نگاہ نہین کرتے۔

ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کسی مرد کے پاس سے کوئی عورت گزرے اور یہ اُسکے عقب مین نگاہ کرے تو یہ بات کیسی ہے۔ فرمایا کہ تم مین کسی کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ اُسکے اہل پر نگاہ کیجائے۔ مین نے عرض کیا کہ نہین۔ فرمایا پس لوگون کے لیے وہی بات پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو نیز اُنھین حضرت نے فرمایا مایا مَنَ الَّذِیْنَ یَنْظُرُوْنَ فِی اَدْبَارِ النِّسَاءِ اَنْ یُنْظَرَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ فِی نِسَائِھِمْ یعنی جو لوگ عورتون کے عقب مین (یا بالائے لباس) نظر ڈالتے ہین اِس بات سے بےخطر نہین ہین کہ اُنکی عورتون پر بھی اورون کی نگاہ پڑے۔ عبادہ بن صہیب نے بیان کیا کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ اُن عورتون کے سرون پر نگاہ کرنے مین مضایقہ نہین جو اہل تہامہ اور صحرا کی رہنے والی ہین اور جوار دگرد کی رہنے والی ہین اور جو زنان کفار ہین اسلیے کہ اُنھین جتنا منع کیا جائے نہین مانتی ہین۔ فرمایا کہ مجنونہ اور جسکی عقل کم ہو اُسکے بالون یا جسم پر نظر پڑجانے مین مضایقہ نہین ہے جبتک کہ بقصد و ارادہ نہو یہ بھی مروی ہے کہ حجۃ الوداع مین زن خثعمیہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کیخدمت مین حاضر ہوئی اُسوقت فضل بن عباس رسول خداؐ کے ردیف تھے اُنھون نے دیکھنا شروع کیا اور اُس عورت نے بھی اُنکی طرف دیکھنا شروع کیا پس رسول اللہؐ نے فضل کا مُنھ اُسکی طرف سے پھیر دیا اور فرمایا مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہین شیطان دونون کے درمیان مین داخل نہو جلئے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی نگاہ جو عورت پر پڑجائے

اُسمین کوئی مضائقہ نہین اور دوسری نگاہ ضرر رسان ہے اور تیسری نگاہ باعث ہلاکت ہی۔

کتاب علل اور عیون اخبار رضا مین محمد بن سنان کے مسائل کے جواب مین ہے کہ اُن عورتون کے بالون پر نگاہ کرنا جو بسبب شوہرون کے حجاب مین ہین اور اسیطرح اُنکے سوا اور عورتون کے بالون پر نظر کرنا حرام ہی اسلیئے کہ اسمین مردون کے قوے ہیجان مین آتے ہین اور اس ہیجان سے مفسدہ پھیلتا ہے اور حرام کی نوبت پہونچ جاتی ہے اور یہی حکم اُن چیزون کا ہے جو بالون کے مانند ہین۔ مگر اس حکم سے قواعد مستثنےٰ ہین یعنی جو بوڑھی بیزال ہوگئی ہین ایسی عورتون کے بالون پر نظر حرام نہین ہی۔ یہانتک وہ حدیثین مذکور ہوئین جنمین عورتون کیطرف مردونکی نظر کا بیان ہی اب وہ چند حدیثین بیان کیجاتی ہین جنمین عورتونکی نظر کا بیان ہی جو مردونکی طرف ہو۔ ام سلمی سے مروی ہی کہ ایکمرتبہ مین اور میمونہ دونون حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ابن مکتوم آئے اور آیہ حجاب نازل ہوچکی تھی۔ حضرتؐ نے حکم دیا کہ چھپ جاؤ۔ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہو (پردے کی کیا ضرورت ہی) حضرت نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہین ہو تمہین اُسکی طرف دیکھنے سے اجتناب لازم ہے۔

کتاب کافی مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن مکتوم نے حضرتؐ کیخدمت مین حاضر ہونے کے لیے اجازت چاہی اُسوقت عائشہ اور حفصہ دونون حضرت کے پاس بیٹھی تھین حضرت نے دونونسے فرمایا کہ اُٹھو اور حجرے کے اندر چلی جاؤ۔ اُنھون نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے

فرمایا کہ وہ اگر تمہین نہ دیکھین تو تم تو اُنھین دیکھو گی۔
ایک روایت مین بنا بر بیان مبسوط اسطرح ہے کہ ابن مکتوم حضرت کیخدمت مین آئے اور عائشہ اور حفصہ وہان موجود تھین اور اُنھون نے پردہ نکیا جب وہ چلے گئے تو حضرت نے توجہ فرمائی اور دونون پر اپنی ناراضی ظاہر کی اُنھون نے کہا وہ تو اندھا ہے - فرمایا کہ کیا تم دونون بھی اندھی ہو - ایک حدیث مین وارد ہے کہ ایک دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کے گھر مین تشریف فرما تھے کہ ابن مکتوم حاضر خدمت ہوئے فوراً جناب سیدہ اُٹھین اور پردے مین چلی گئین - جب ابن مکتوم باہر چلے گئے تو حضرتؐ نے جناب سیدہؑ سے فرمایا کہ بیٹی ابن مکتوم تو نابینا ہے اُس سے تمنے کیون پردہ کیا - جناب سیدہ نے جواب دیا کہ اگر ابن مکتوم نابینا ہے اور اُسکی آنکھین نہین ہین تو میری آنکھین تو موجود ہین اگر وہ نہین دیکھ سکتے تو میری نظر تو اُنپر پڑ سکتی ہے اور خداوند عالم نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے قُل لِلمُؤمِنَاتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِھِنَّ ایک مرتبہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب سیدہؑ سے دریافت فرمایا ای شی خیر للمراہ عورت کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہی؟ جناب سیدہ نے جواب دیا ان لا تری رجلا ولا یرہا رجل یعنی سب سے بہتر یہ بات ہی کہ نہ عورت کسی مرد کو خود دیکھے اور نہ کوئی (نامحرم) مرد اُسکو دیکھے فضمہا الیہ و قال ذریۃ بعضہا من بعض حضرتؐ نے اپنی پارۂ جگر کو سینے سے لگالیا اور آیہ کریمہ ذریۃ بعضہا من بعض کی تلاوت فرمائی - جناب امیر المومنین علیہ السلام نے

اپنے فرزند جناب امام حسن علیہ السلام سے اپنی وصیت مین ارشاد فرمایا ہے جو کتاب نہج البلاغہ مین مرقوم ہے فان استطعت ان لا یعرفن غیرک فافعل یعنی اے فرزند اگر تمسے یہ انتظام ممکن ہو کہ تمہاری عورتین سوا تمہارے کسیکو پہچانین ہی نہین تو ایسا ضرور کرو تفسیر صافی مین قمی سے فاحشہ کے معنی کے متعلق جو مطلقہ کی سکونت کا مسئلہ ہی منقول ہے الفاحشۃ ان تزنی او تشرف علی الرجال فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ وہ مطلقہ زنا کرے یا مردونکو جھک جھک کر یا جھانک جھانک کر دیکھے۔

چند حدیثین اجنبی آواز کے متعلق

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کی ہی کہ حدیث مناہی مین ممانعت فرمائی حضرت نے کہ عورت اپنے شوہر اور محارم کے سوا کسی اور کے پاس پانچ کلمون سے زیادہ بات نہ کرے اور وہ بھی بضرورت مسعدہ بن سعد کہتے ہین کہ مین حضرت صادق علیہ السلام کیخدمت مین حاضر تھا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون میرے ہمسایہ کے لوگون کے پاس کنیزین ہین جو گاتی بجاتی ہین۔ اور مین جب بیت الخلا جاتا ہون تو سُننے کے لیے نشست کو طول دیتا ہون۔ حضرت نے فرمایا کہ آیندہ ایسا نہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ مین خود اپنے پاؤن سے تو جاتا نہین بس اسی قدر ہے کہ کانون سے سُن لیتا ہون حضرت نے فرمایا کہ تو بہ کر کیا تو نے نہین سُنا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا[1] اگرچہ بظاہر حدیث مذکور سماع غنا

[1] یعنی آنکھ اور کان اور دل سب سے سوال کیا جائے گا ۱۲

کی حرمت سے متعلق ہے لیکن مطلق آواز اجنبیہ کے سُننے کی مذمت بھی اس سے مستنبط ہو سکتی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جوان عورت پر سلام مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ مجھے اسکی آواز اچھی معلوم ہو اور جتنا اجر سلام کرنے مین مطلوب ہے اُس سے زیادہ گناہ عائد ہو جاے۔ صدوق علیہ الرحمہ نے اس روایت کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ اورون کے حق مین ارشاد ہے اگرچہ تعبیر اپنے نفس سے فرمائی ہے اور یہ بھی مقصود ہے کہ کسی اور شخص کو حضرت کے باب مین ایسا گمان نہ پیدا ہو جاے اور یہ خیال اُسکے کفر کا سبب ہو جاے۔

وہ حدیثین جو گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت مین وارد ہین

انمین کچھ ایسی حدیثین ہین جنمین خود عورتون کو گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی ہے اور کچھ ایسی ہین کہ مردون کو اُنکے نکلنے کے باب مین غیرت دلائی گئی ہے۔

بروایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد زمین سے پیدا کیے گئے ہین اور اُنکا تمام خیال اور پوری توجہ زمین ہی مین رہتی ہے اور عورتین مردون سے پیدا[1] کی گئی ہین اور اُنکا تمام خیال مردون ہی مین لگا رہتا ہے۔ پس اے گروہ مردان عورتون کو بندش مین رکھو۔ اور امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے فرزند عورتون کی نگاہون کو اسطرح روکو کہ انھین پردے مین رکھو اسلیے کہ پردے مین سختی کرنا تمہارے

[1] یعنی اُس مٹی سے بنائی گئی ہین جو حضرت آدم کے پہلو سے بچ رہی تھی ۱۲

لیے بھی بہتر ہے اور اُنکے لیے بھی اسلیے کہ کوئی شک وشبہہ پیدا نہوگا۔ اور گھرون سے اُنکا باہر نکلنا اِس سے زیادہ بات نہین ہے کہ تم ایسے غیر مردون کو اُنکے پاس داخل کردو جنپر وثوق واطمینان نہو اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا النساءُ عِیٌّ وعَورۃ فاسترُوا لعورۃ بالبیوت واسترُوا العِیَّ بالسکوت یعنی عورتین گندزبانی اور برہنگی یا قابل شرم ہین یعنی جسطرح گندزبانی اور برہنگی دوسرون کے سامنے باعثِ شرم ہوتی ہے اُسیطرح اُنکا حال ہے پس تم اس برہنگی کو گھرون مین مخفی رکھو اور چھپاؤ اور گندزبانی کو سکوت کے ساتھ چھپاؤ یعنی عورتون کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو اور غیر کے سامنے بات کرنے سے روکو۔ **حضرت** امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ غیر مرد وہان آئین جہان عورتین ہون جبتک کہ عورتون کے سرپرست اور اولیا اجازت نہ دیدین **حضرت** امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین جو لوگ حدبلوغ کو پہونچ جائین اُنھین لازم ہو کہ بے اجازت نہ اپنی مان کے پاس جائین نہ بہن کے پاس نہ بیٹی کے پاس نہ کسی اور عورت کے پاس اور جبتک کوئی سلام نہ کرے اُسے آنے کی اجازت بھی نہ دین اسلیے کہ سلام طاعت رحمٰن ہے **امیر المومنین** علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اہل عراق مجھے خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتین راہون مین مردون سے شانہ لڑا کر چلتی ہین کیا تمھین اس سے حیا نہین آتی۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کیا تمھین حیا نہین آتی اور تم اپنی عورتون کے معاملہ مین غیرت

نہین کرتے کہ بازارون مین نکلکر جاتی ہین اور کفارون سے دوشس بدوش
ہوتی ہین ۔ اور حضرت کے ایک خط مین جو امام حسن علیہ السلام کے نام ہے
یہ عبارت ہی واغضض بصرھا بسترک واکففھا بحجابک یعنے
عورت کی نگاہ کو محفوظ کرو اسطرح کہ پردے مین رکھو اور روکو عورت کو اسطرح
کہ تمہارا حجاب اُسپر رہے ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت
کی ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین ایک عورت آئی
اور دریافت کیا کہ شوہر کا زوجہ پر کیا حق ہی ارشاد فرمایا کہ اُسکی مطیع رہے نافرمانی
نہ کرے اور شوہر کے گھر سے بے اجازت کے صدقہ نہ دے اور نہ سُنتی روزہ
رکھے تا اینکہ فرمایا کہ نہ بے اجازت شوہر کے اپنے گھر سے قدم باہر نکالے اور
اگر بے اجازت چلی جاے گی تو ملائکہ آسمان بھی اُسپر لعنت کرین گے اور
ملائکہ زمین بھی اور ملائکہ غضب بھی اُسپر لعنت کرین گے اور ملائکہ رحمت بھی
اُسوقت تک کہ وہ پھر اپنے گھر واپس آئے ۔ حدیث مناہی مین ہی کہ جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ عورت بے اذن
شوہر اپنے گھر سے باہر نکلے ۔ پس اگر نکلے گی تو آسمان کا ہر فرشتہ اوسپر لعنت
کرے گا اور جس جن و انس پر اُسکا گزر ہوگا وہ بھی لعنت کرے گا تا اینکہ وہ اپنے
گھر واپس آئے ۔

بعض کتب مین مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ شیطان نے حضرت موسیٰ سے چند امر
بطور نصائح بیان کیے اُنمین ایک یہ بھی تھا کہ کبھی ہرگز نامحرم عورت کے
ساتھ تنہائی مین نہ بیٹھنا اسلیے کہ اگر تم دونون خاموش بھی بیٹھے ہوگے

تو ہین تم دونون کے دلون مین ایک کی طرف سے دوسرے کا پیام برپہنچاونگا اور یہ وہ مقام ہے کہ جہان مین خود بالذات پہونچتا ہون اپنے اتباع پر اسے نہین چھوڑتا۔ من لایحضر مین ایک طولانی خبر مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمانہ حضرت نوح مین سال بھر مین ایک مرتبہ عورتون کو حیض آتا تھا یہان تک کہ سات سو عورتون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ وہ مردون کے جلسہ مین آکر بیٹھا کرتی تھین اور اعیاد مین حاضر ہوتی تھین فرماھن اللہ بالحیض عند ذلک فی کل شھر پس خداوندعالم نے اسکی سزا مین اُنھین ہر مہینہ حیض مین مبتلا کردیا پس وہ مردون کے مجمع سے ہٹا دی گئین۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کے معجزات مین مرقوم ہے کہ ایک شامی نے حضرت کے اِس قول پر اعتراض کیا لو دعوت اللہ تعالیٰ لجعل العراق شاما والشام عراقا وجعل المراۃ رجلا والرجل مراۃ یعنے اگر مین خدا سے دعا کرون تو وہ شام کو عراق بنا دے اور عراق کو شام بنا دے اور عورت کو مرد کر دے اور مرد کو عورت کر دے۔ پس اُس شامی نے جب انکار کیا تو حضرت نے فرمایا انھضی الا تستحیین ان تقعدی بین الرجال یعنی اُٹھ جا یہان سے تجھے حیا نہین آتی کہ تو مردونکے درمیان مین بیٹھی ہوئی ہے تا اینکہ اُسمین عورتون کے آثار پیدا ہو گئے۔ اِس حدیث سے صاف واضح ہو کہ عورتون کا مردون کے مجمع مین آکر بیٹھنا بیحیائی ہے۔

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے بروایت اپنے آبائے طاہرین کے فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص

خدا اور روز جزا کا ایمان لائے اُسے چاہیے ایسے مقام پر شب باش نہو جہان نامحرم عورت کے سانس لینے کی آواز آتی ہو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کیخدمت مین عورتون کا ذکر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ عورت کے لیے (جبکہ اُسے راہ چلنے کی ضرورت ہو) مناسب نہین کہ راستے کے درمیان درمیان چلے لیکن چاہیے کہ وہ دیوار کیجانب یعنی راستے کے کنارے کنارے چلے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص زوجہ کی اطاعت کرے خدا اُسے جہنم مین مُنھ کے بھل ڈالدے گا۔ لوگون نے اس اطاعت کا مطلب دریافت کیا فرمایا مطلب یہ ہی کہ زوجہ حمام یا شادی یا عیدین مین جانے کی اجازت چاہے اور یہ اجازت دیدے۔

گھر مین رہکر گھر کا کاروبار کرنا اور شوہر کیخدمت کرنا

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک زن صالحہ ہزار مرد غیر صالح سے بہتر ہے اور جو عورت سات دن اپنے شوہر کیخدمت کرے خداوند عالم سات دروازے جہنم کے اُسکے لیے بند کردے گا اور آٹھ دروازے جنت کے اُسکے لیے کھول دے گا کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کو ایک پیاس پانی پلائے تو اُسکے لیے سال بھر کے روزون سے بہتر ہوگا جنمین شب بیداری کے ساتھ عبادت بھی کی ہو۔ اور ہر مرتبہ پانی پلانے کے بدلہ مین خداوند عالم اُسکے لیے جنت مین ایک شہر تعمیر فرمائے گا اور اُسکے ساٹھ گناہ معاف کردے گا

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ عورتون کو غرفون مین نہ بٹھاؤ۔ سورہ یوسف نہ پڑھاؤ۔ انھین لکھنا نہ سکھاؤ اور چرخہ کا تنا تعلیم کرو اور سورہ نور پڑھاؤ۔ ایک حدیث مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بس انھین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبت تعلیم کردو اور انھین سادگی کیحالت مین چھوڑ دو۔

تیسرا منظر دیگر ادلہ کے بیان مین اور وہ کئی مین **اوّل** اقوال علما۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ارشاد مین ارشاد فرماتے ہین لا یجوز النظر الی الاجنبیۃ الا لحاجۃ وللطبیب ان ینظر الی عورۃ الاجنبیۃ ولا یجوز للمراۃ ان تنظر الی الاجنبی وان کان اعمی ولا للخصی ان ینظر الیھا ولا للاعمی سماع صوت الاجنبیۃ یعنی زن اجنبیہ کیطرف نظر کرنا ناجائز ہے مگر ضرورت کا وقت مستثنےٰ ہے۔ اور طبیب کو اجنبیہ کی شرمگاہ کیطرف نظر کرنا جائز ہے یعنی اگر ضرورت ہو اور عورت پر بھی حرام ہے کہ اجنبی مرد کیطرف دیکھے اگرچہ وہ اندھا بھی ہو اور نہ خصی خواجہ سرا کو جائز ہے کہ اجنبیہ پر نظر کرے اور نہ نابینا کو جائز ہے کہ نامحرم عورت کی آواز سُنے۔ **نہایہ** مین شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے لا باس ان ینظر الرجل الی وجہ امراۃ یرید العقد علیھا الخ یعنی کوئی مضائقہ اس بات مین نہین ہے کہ مرد ایسی عورت کے چہرے پر نظر کرے جسکے ساتھ عقد کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اُسکے ہاتھون پر بھی نگاہ کرسکتا ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اُسکی چال دیکھے اور لباس کے اوپر سے اُسکا جسم دیکھے۔ اور درصورتیکہ عقد کا ارادہ نہو تو ان امور مین سے کوئی بات بھی جائز نہین **علامہ** علیہ الرحمہ نے

تذکرہ مین اسی قول کو اختیار کیا ہے کہ اجنبیہ پر مطلقاً نظر کرنا حرام ہی اور حرمت مطلقہ کے ادلہ مین ارشاد فرمایا ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ آیۂ غض مین جو حکم ہی وہ مطلق ہے اور اسلیے کہ مسلمان ہمیشہ بالاتفاق عورتون کو روکشادہ نکلنے سے منع کرتے رہے ہین اور اسلیے کہ اگر اُنکی طرف دیکھنا جائز ہوتا تو وہ بمنزلۂ مردون کے شمار ہوتین یعنی اُنکے اور مردون کے حکم مین کوئی فرق نہ کیا جاتا۔ اور اسلیے کہ اُنکی طرف نظر کرنے مین فتنہ کا اندیشہ ہے۔ اور اسلیے کہ شہوت کی رجوع اُنکی طرف ہوتی ہے لہذا شریعت مطہرہ کی خوبیون سے مناسب یہی ہے کہ یہ دروازہ بالکل مسدود رکھا جاے **صاحب** جواہر علیہ الرحمہ نے بھی حرمتِ مطلقہ کا فتوے دیا ہے اور اختلاف کا ذکر کر کے تحریر فرمایا ہے فلا ریب ان ترک النظر احوط واقوی یعنی اسمین شک نہین کہ اختلافی مقام مین بھی ترکِ نظر احوط ہے اور فتوے بھی اِسی پر ہے۔ **شہید ثانی** علیہ الرحمہ نے ماتن کے قول کے ساتھ اِسطرح فرمایا ہے کہ مرد کو اجنبیہ کیطرف دیکھنا حرام ہے لیکن ایک مرتبہ دیکھنا جائز اور دوبارہ بے ضرورت نظر کرنا حرام ہے اور اسیطرح عورت پر بھی حرام ہے کہ نامحرم مرد کو دیکھے یا اُسکی آواز سُنے مگر بضرورت **دوم** وہ حدیثین جنمین درصورت ارادۂ عقد اجنبیہ کے چہرے اور ہاتھون کے دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ ضرورت نہوتی تو کسی جزو جسم پر نگاہ کرنا جائز نہوتا اسلیے کہ اگر چہرے اور ہاتھون پر نظر کرنا جائز مان لیا جائے تو یہ سب حدیثین بے معنی بلکہ بیکار اور بے مصرف ہو جائینگی اسواسطے کہ جب بہرحال اعضاے مذکورہ پر نگاہ کرنا جائز ہوا تو ارادۂ تزویج کا

موقع بھی اُسی مین شامل ہو گیا بلکہ بدرجۂ اولےٰ حکم جواز یہان کے لیے ثابت ہو جائے گا
پس خصوصیت کے ساتھ بوقت ارادۂ تزویج جواز نظر کا حکم دینا صاف ظاہر
کرتا ہے کہ جتنی حدیثین وجہ وکفین پر نظر کرنے کو جائز بتاتی ہین وہ سب ارادۂ
تزویج کے ساتھ مخصوص ہین اگرچہ ارادۂ تزویج کے ذکر سے خالی بھی ہون اور
اُنہین وجہ وکفین کے دیکھنے کو بے قید جائز فرما دیا ہو۔ پس ثابت ہو گیا کہ حرمت
نظر کا حکم مطلق ہے اور جبتک قصد تزویج نہو حرمت کا حکم بدستور باقی رہیگا
سوم وہ حدیثین جنمین ایک مرتبہ نظر کرنے کی اجازت دی گئی ہو اور معاودت
نظر کو منع فرمایا ہے اِسلیے کہ پہلی نگاہ (جیسا آیندہ بیان ہوگا) غیر اختیاری نظر
ہی پس دوسری نظر کو حرام فرمانے سے مراد یہی ہوئی کہ بقصد وارادہ نامحرم کی
طرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہے چہارم یہ کہ جو حضرات وجہ وکفین کیطرف دیکھنا
جائز کہتے ہین وہ شرط کرتے ہین کہ فتنہ وریبہ کا خوف نہو اور یہ اطمینان حاصل
ہونا بہت مشکل ہے ہان اگر یہ حکم ہوتا کہ ریبہ وفتنہ کا یقین نہو تو کچھ گنجایش بھی
تھی بلکہ مظنہ کی قید مین بھی گنجایش تھی لیکن خوف نہونے کی قید بہت نازک
قید ہی اسلیے کہ ہر اجنبیہ کیطرف نظر کرنے مین فتنہ وریبہ کا کچھ نہ کچھ خوف ضرور
ہوتا ہے۔ عورتونکی خلقت اِس انداز پر ہوئی ہے کہ مردون کو عموماً اُن کی
طرف رغبت ہوتی ہے اور دل کھنچ جاتے ہین عقل اور شرع کا اگر لحاظ نہو تو
اندیشہ بہرحال موجود ہے۔ پس جب خوف ریبہ ہر مقام پر اور ہر جگہ ثابت
ہی تو حکم حرمت بھی مستمر رہے گا اور اجنبیہ کیطرف نظر کرنا من باب المقدمہ مطلقاً
حرام ہوگا۔ پنجم یہ کہ بارادۂ نکاح نظر کرنے کی جو اجازت دی گئی ہے

وہ بھی مخصوص اُس شخص کے ساتھ ہے جو خود نکاح کا ارادہ رکھتا ہو۔ پس اگر وہ چاہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے اسکے لیے وکیل یا نائب کردے تو نہ نائب کرنا جائز ہوگا اور نہ نائب کو نظر کرنا مباح ہوگا یہانتک کہ مرید نکاح اگر نابینا ہو اور خود دیکھنے پر قادر نہو تو بھی نائب کو نظر کرنا جائز نہ ہوگا چنانچہ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے شرح لمعہ مین اسکی تصریح بھی کردی ہی[ا] ویشترط مباشرۃ المُرِیدِ بِنَفْسِہِ فَلَا یجوز الاستنابۃ فیہ وان کان اعمٰی پس اگر وجہ وکفین کیطرف نظر کرنا بے قید جائز ہوتا تو اس شرط کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح یہ بھی شرط کی گئی ہے کہ اس نظر سے اطلاع حال کا فائدہ حاصل ہو جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر پہلے سے حالت پر اطلاع حاصل تھی اور نظر کرنے سے کوئی جدید فائدہ نہین ہے تو نظر مذکور مباح نہوگی۔ اور یہ بھی دلیل واضح اس بات کی ہے کہ اجنبیہ کیطرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہے۔ **ششم** یہ کہ کنیز کیطرف بوقت ارادہ خریداری نظر کرنا بالخصوص مباح کیا گیا ہے اور یہ بھی دلیل اس بات کی ہے کہ اجنبیہ کے وجہ وکفین پر نظر کرنا مطلقاً حرام ہے اسلیے کہ اگر جائز ہوتا تو اس صورتِ خاص بے استثنا کی کوئی ضرورت نہ تھی اور مطلق جواز کا حکم ہر مقام کے لیے کافی تھا۔ **ہفتم** یہ کہ عورتون کا تمام بدن از سرتا پا عورت یعنی قابل ستر ہے جبتک کوئی خاص اجازت شارع کیطرف سے کسی خاص صورت کے لیے نہ آجائے لہذا عورتون کو تمام جسم کا نامحرم سے چھپانا مطلقاً واجب اور نامحرم مرد کا اُنکی طرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہوا۔ چنانچہ کنز العرفان مین فاضل مقداد علیہ الرحمہ نے اجنبیہ کے وجہ ویدین پر نظر کو حرام فرما کر مقام دلیل مین

[ا] شرط ہو کہ قاصد نکاح خود دیکھے نائب کرنا اس امر مین جائز نہین گرچہ خود اندھا بھی ہو ۱۲

تحریر فرمایا ہے لاطباق الفقہاء علی ان بدن المراۃ کل عورۃ یعنے
حرمت نظر کی وجہ یہ ہے کہ جمیع فقہا کا اتفاق اس بات پر ہے کہ عورت کا
تمام بدن عورت ہی۔ ہشتم یہ کہ قواعد کو وضع ثیاب کی اجازت دی گئی
ہی یعنی اُنھین ماذون کیا گیا ہے کہ وہ سر اور چہرہ کھلا رکھ سکتی ہین اور
یہ اجازت صاف طور سے اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم اُنھین
کے ساتھ مخصوص ہی اور بسبب از کار رفتہ ہو جانے کے اور بسبب اِسکے
کہ اُنکے باب مین احتمال فساد مرتفع ہو چکا ہے خاص طور پر اُنھین اِسکی
اجازت دیدی گئی ہے۔ دیگر نسوان کو اِس حکم سے کوئی تعلق نہین اور وہ یعنی
قواعد کے سوا سب عورتین مُنھ اور ہاتھ چھپانے کی بدستور مامور رہین پس
اگر مُنھ ہاتھ کھولنے کا جواز مطلقاً ہوتا تو قواعد کے لیے جداگانہ حکم بیان
کرنے کی اور خاص طور پر اُنھین مستثنےٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ کلام ہی
بے محل ہو جاتا اور احتمال قوی یہ ہے کہ جن احادیث مین وجہ و کفین کو مستثنےٰ
کیا ہے وہ سب قواعد سے ہی تعلق رکھتی ہین اور دیگر نسوان اُسمین شامل نہین
نہم یہ کہ سیرت علما و اہل تدین ہمیشہ یہی رہی ہے کہ عورتین مستور رہین اور
پردے کی پابندی کرین۔ نامحرم کے سامنے اپنا جسم مکشوف نہ رکھین اور
اگر گھر سے بضرورت باہر جائین تو اِسطرح چادر لپیٹ کر جائین کہ اُنکے کسی
حصۂ جسم پر کسی کی نگاہ نہ پڑنے پائے اور کبھی کسی پابند شریعت مسلمان نے
ایسا نہین کیا کہ عورتون کو روکشادہ بے حجاب گھرون سے باہر جانیکی اجازت
دے دی ہو اور اُنھین اِس معاملہ مین مطلق العنان کر دیا ہو اور مردونکا عورتون

کیطرف نظر کرنا گوارا کیا ہو۔ دہم جواز نظر پر کسی دلیل صالح کا نہونا بھی دلیل ہے عموم حرمت کی اِسلیے کہ جو ادلہ بیان کیے گیے ہین وہ حکم جواز کے اثبات مین بالکل ناکافی ہین وتلک عشرۃ کاملہ۔

خلاصۂ کلام یہ کہ عورتون پر واجب ہو کہ اپنا تمام جسم نامحرم سے مستور رکھین اور بے ضرورت شرعیہ اجنبی مرد کے سامنے کوئی عضو کشادہ نہ کرین اور قرآن مجید مین کسی مقام پر کسی حصۂ جسم کے کھولنے اور مکشوف رکھنے کی اجازت عورتون کو نہین دی گئی اگر ہے تو زینت ظاہرہ کے ظاہر کرنیکی اور سابقًا بیان ہو چکا کہ زینت ظاہرہ سے مراد لباس ہے خواہ چادر ہو یا چادر کے نیچے کا لباس ہو جو چلنے پھرنے مین یا کاروبار کے وقت اچھی طرح چھپایا نہین جا سکتا اور اُسکے مخفی رکھنے مین زحمت ہو سکتی ہے۔

اِس مطلب کی تقریر اِس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ عورتون کے لیے تستر کا حکم قطعی و اجماعی ہے اور نامحرم سے پردہ کرنے کا وجوب بالاتفاق ثابت ہو اور جس چیز کا استثنا کیا گیا ہے وہ زینت ظاہرہ ہو اور اُسکی تشخیص وتعیین مین اختلاف ہو کہ آیا زینت مراد ہے یا مواضع زینت اور اگر زینت مراد ہے تو وہ کیا ہے لیکن زینت سے مواضع زینت مراد لینا مجاز صریح ہے اور حقیقت مجاز پر مقدم ہے بلکہ جبتک قرینۂ صارفہ نہو حقیقت ہی مراد لینا واجب ولازم ہے اور غالبًا جو حضرات قرآن سے سند لایا کرتے یا مانگا کرتے ہین وہ بھی معنی مجازی مراد لینا پسند نکرین گے۔

دوسری صورت تقریر کی یہ ہے کہ زینت کیطرف نظر کرنے کا جواز مسلمات سے

ہی اور مواضع زینت کے دیکھنے کا جواز مختلف فیہ ہی لہذا مقتضاے قاعدہ یہ ہی
کہ جو یقینی اور مسلم امر ہے اُسی پر اکتفا اور اقتصار کیا جاے۔ اِسی طرح دوسرے
اختلاف مین کہ زینت ظاہرہ سے سُرمہ اور مہندی وغیرہ مراد ہے یا صرف
لباس۔ امر یقینی فقط لباس پر نظر کرنے کا جواز ہے لہذا یہان بھی بقاعدۂ
مذکورہ اُسی پر اقتصار لازم ہے۔

اِس بیان سے ظاہر ہوگیا کہ وجہ وکفین کا ستر اُسیطرح واجب ہی جسطرح دیگر اعضا
کا اور اگر تسلیم کر لیا جاے کہ اِن اعضا کا مکشوف رکھنا عورتون کے لیے جائز
ہی تو اِس سے یہ بات کہان لازم آتی ہے کہ نامحرم مردون کو ان کھُلے ہوے
اعضا کیطرف دیکھنا بھی جائز ہے؟ ہو سکتا ہے کہ عورتون کے لیے بغرض
سہولت پردے مین تخفیف کردی گئی ہو اور ہاتھ مُنھ کھُلے رکھنے کی اجازت
دیدی گئی ہو لیکن مردون کے لیے اُنکی طرف دیکھنے کی حرمت اُسیطرح برقرار
رکھی گئی ہو۔ یا یہ **مطلب** ہو کہ عورتین اپنے گھرون مین جب رہین تو لازم ہے
کہ برہنہ جسم کے ساتھ نہ رہین بلکہ گھرون مین بھی پردے کی پابندی رکھین اور
تمام جسم چھپاے رکھین اسلیے کہ اگرچہ محارم سے پردہ نہین ہی لیکن عورتونکے
لیے پردہ بجاے خود قرین مصلحت اور مناسب حال ہے البتہ جبتک کوئی
نامحرم سامنے موجود نہو فقط اس احتمال پر کہ شاید کوئی آجائے اور اُسکی نظر
پڑجاے وجہ وکفین کا چھپا ہوا رکھنا واجب نہین اور یہ ضروری نہین کہ
گھرون کے اندر بھی چادر لپیٹے ہوئے بسر کرین اسلیے کہ اِسمین سخت تکلیف متصور ہی
ہان جب کوئی ضرورت گھر سے باہر جانے کی پیش آجاے تو چاہیے کہ

چادر لپیٹ کر نکلین اور مُنھ ہاتھ بھی اُسوقت چھپالین اور مردون کے غول سے علیحدہ کنارے کنارے راہ چلین اب قابلِ غور یہ امر ہے کہ جب اظہار زینت مین اسقدر روک ٹوک کیگئی ہے تو اِس سے صاف معلوم ہوگیا کہ اعضا کے چھپانے مین بالضرور زیادہ اہتمام مطلوب ہو اسلیے کہ جو مصلحت زینت کے چھپانے مین مرکوز ہے وہ اعضا کے چھپانے مین بدرجا اولےٰ قابلِ لحاظ ہے - جو حضرات زینتِ ظاہرہ سے زیور مراد لیتے ہین اُنھین غور کرنا چاہیے کہ زیور پر نظر کرنا اور جسم پر نظر نہ پڑنا ناممکن بات ہی پس زیور مراد لینے سے لازم آتا ہے کہ اعضا پر بھی نظر جائز ہو اور یہ بات کسیطرح درست نہین لہٰذا زیور مراد لینا بھی درست نہو گا - نیز یہ بات بھی بیانات سابقہ سے واضح ہوگئی کہ جسطرح عورتون کو پردہ واجب ہی اور کشف وجہ حرام ہے اُسی طرح مردون کو نامحرم عورتونکی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور کسی حصۂ جسم پر اُنھین نظر کرنا بقصد و ارادہ جائز نہین اور لازم ہے کہ مرد اپنی نگاہون کو ہمیشہ نامحرم کیطرف دیکھنے سے روکتے رہین اسلیے کہ آیۂ قرآنی کا حکم مطلق ہے اور غض کے ساتھ کوئی قید نہین نہ کسی عضو کی اور نہ کسی وقت کی اور بغیر کسی طرح کی قید لگائے ہوئے حکم دیدینا دلیل واضح اس امر کی ہی کہ نامحرم کے تمام جسم مین سے کسی عضو پر بھی نظر کرنا جائز نہین چنانچہ قلائد الدرر مین ہے فالایۃ دالۃ علی تحریم النظر علی المرأۃ الی ان قال ان بدن المرأۃ وشعرہ کلہ عورۃ لا یجوز النظر الیہ یعنی آیۂ قرآنیہ دلالت کرتی ہے کہ عورتون پر نظر کرنا حرام ہے تا اینکہ فرمایا کہ عورتون کا تمام بدن اور سارا جسم اور بال تک قابل ستر ہین

کہ اُسکی طرف نظر کرنا ناجائز و حرام ہو پس واضح ہو گیا کہ نامحرم مرد کیلیے
عورت کا تمام جسم عورت ہی اور جسطرح اجنبی مرد کو زن اجنبیہ کی شرم گاہ
کیطرف نظر کرنا حرام ہے اُسیطرح اُن اعضا کیطرف نظر کرنا بھی حرام ہے
جو عادۃً پوشیدہ رکھے جاتے ہین مثلاً شکم اور کمر اور گردن اور سینہ اور پشت
اور ران اور پنڈلی اور بازو اور کلائی اور پسلی وغیرہ - اور اسیطرح اُن اعضا کی
طرف نظر کرنا بھی حرام ہی جو عادۃً اپنے گھرون مین اکثر کُھلے رہتے ہین اور
مکشوف رکھے جاتے ہین مثل ہاتھ اور پاؤن اور چہرے کے - اور اسیطرح بالون
کیطرف نظر کرنا بھی حرام ہے خواہ وہ گُندھے ہوئے ہون خواہ کُھلے ہوئے
اور اگر آیات قرآنیہ اور احادیث مرویہ اور ادلہ قویہ پر (جو سابق مین مرقوم
کی گیئین) بنظر انصاف غور کیا جاے تو اس حکم مین کسیطرح کا شک و شبہہ نہین رہ سکتا
اور پھر مقتضاے احتیاط بھی یہی ہے اور مصالح شرعیہ کا بھی مقتضا یہی ہے
اور اگر اس حکم کی پوری پابندی کیجائے اور ایک طرف نگاہون کو نامحرم
عورتون کے دیکھنے سے خانہاے چشم مین روک دیا جاے اور دوسری طرف
عورتون کو گھرون کے پردے مین محفوظ رکھا جاے تو نظام عفت و پارسائی
بدرجۂ اکمل درست ہو جاے اور فتنہ و فساد کا پورا انسداد و استیصال ہو جاے

چوتھا منظر نظر کے اقسام اور اُسکے احکام کے بیان مین - واضح ہو کہ نظر
کی چار قسمین ہین اول نظر تلذذ اور نظر شہوت اور نظر ریبہ و فتنہ - دوسرے
نظر اتفاقی جو بغیر قصد و ارادہ کے ہو - تیسرے وہ نظر جو پہلی مرتبہ ہو مگر بقصد و
ارادہ ہو - چوتھے وہ نظر جو مکرر عمداً کیجاے -

پہلی قسم سوائے کنیز و زوجہ کے مطلقًا ناجائز و حرام ہے خواہ محرم عورت کیطرف ہو یا اپنے مماثل کسی مرد کیطرف خواہ کمسن لڑکے کیطرف ہو یا لڑکی کی طرف ہو یا زنِ اجنبیہ کیطرف ہو اور یہی حکم عورتون کے لیے بھی ہی کوئی فرق فیما بین نہین ہے اور یہ حکم اتفاقی اور اجماعی ہے کسی کو اسمین اختلاف نہین ہے۔ دوسری قسم محلِ بحث سے خارج ہے اِسلیے کہ وہ ایک اضطراری حالت ہی جس سے حکم حرمت متعلق ہی نہین ہو سکتا اسلیے کہ تعلق احکام مین شرط ہے کہ وہ فعل مکلف کا اختیاری ہو۔ اگر کہا جاے کہ ایسا فعل جب کسی حکم شرعی کی صلاحیت نہین رکھتا تو اباحت و جواز شرعی کا تعلق بھی اُس سے بے معنی ہے تو اسکا جواب یہ ہوگا کہ ایسی نظر پر چونکہ کبھی آثار خطرناک مرتب ہو جاتے ہین اور خوف ہوتا ہے کہ یہ نظر انجام مین موجب گناہ ہو جاے اِسلیے اِس بات کے ظاہر کر دینے مین کوئی ضرر نہین ہے کہ بحالت مذکورہ کوئی مواخذہ نہین ہے تیسری قسم مماثل اور محارم کیطرف اور زوجہ و کنیز کیطرف بالاتفاق جائز ہے اور اجنبیہ کے باب مین اُسکی حرمت باستثناے وجہ و کفین متفق علیہ ہے۔ البتّہ وجہ و کفین مین بعض علما جواز کے قائل ہو گئے ہین۔ چنانچہ شہید اوّل و ثانی کتاب لمعہ و شرح لمعہ مین فرماتے ہین کہ زن اجنبیہ کیطرف دیکھنا حرام ہے اور اجنبیہ سے مراد وہ عورت ہی جو کنیز و زوجہ و محرم کے سوا ہو لیکن ایک مرتبہ دیکھنا جائز ہی اِسطرح کہ عرف مین اُسے نظرِ واحد کہین۔ البتّہ دوبارہ بےضرورت نظر کرنا جائز نہین اور اسیطرح عورت پر حرام ہے کہ نامحرم مرد کو دیکھے یا اُسکی آواز سُنے مگر

بصورت انتھے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نظر کا قائم رکھنا اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا مکرر نظر کرنے کے حکم مین ہے ۔ روایات مین غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی نظر جسکا مواخذہ نہین کیا گیا اُس سے مراد وہی نظر غیر ارادی ہے جس سے شرعاً تعلق حرمت ہو ہی نہین سکتا ۔ چنانچہ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے جو باب وجہ وکفین کیطرف نظر کرنے کے حکم کے لیے قرار دیا ہے اُسکے عنوان مین یہی لکھا ہے باب ما یحل النظر الیہ من المراۃ من غیر تلذذ و لا تہمۃ جس ظاہر ہوتا ہے کہ وجہ وکفین پر جو نظر جائز کی گئی ہے وہ اتفاقی اور غیر ارادی نظر ہے ۔ چوتھی قسم نظر کی یعنی تکرار نظر پس سوائے اُن امور کے جنکا استثنا تیسری قسم مین ہو چکا اجنبیہ پر بے اختلاف حرام ہے اسلیے کہ جو حضرات پہلی نظر کو جائز فرمانے والے ہین وہ بھی حکم مین یہان موافق ہین البتہ کچھ اقوال ضرور ایسے نظر آتے ہین جو بالخصوص وجہ وکفین کے دیکھنے کو مکروہ کہتے ہین حرام نہین فرماتے اور اُنھون نے الا ما ظہر منہا سے وجہ وکفین مراد لیے ہین اور اُسکے موئد چند حدیثین بھی پیش کرتے ہین لیکن ہم بیان کر چکے کہ مراد اس سے لباس ہے لہذا وجہ وکفین کا دیکھنا حرام ہی رہا اور کم از کم اتنا تو ضرور تمام مسلمانون کے نزدیک مسلم ہے کہ وجہ وکفین کیطرف نظر کرنا ممدوح کسی طرح نہین بلکہ مکروہ اور ناپسندیدہ ہو اور یہ بھی معلوم ہے کہ شرعاً اس فعل سے ممانعت ضرور متعلق ہو چکی ہے اگرچہ وہ ممانعت کراہت پر محمول کی گئی ہو ۔ پس برارت ذمہ اور یقین نجات اسمین ہے کہ نظر مذکور سے اجتناب لازم سمجھا جائے اور بغیر ضرورت شرعیہ کے اجنبیہ کے

وجہ وکفین پر ہرگز نظر نہ کیجائے۔

پانچوان منظر رفع شبہات کے بیان مین - اگرچہ بیان سابق سے مطلب بالکل واضح ہوچکا ہے اور عورتون پر پردہ واجب ہونے ہین اور اجنبیہ کیطرف نظر کرنے کی حرمت مین کسیطرح کا شک نہین رہا لیکن چونکہ مسلمانون مین کچھ ایسے آدمی بھی پیدا ہوگئے ہین جو اس پردے کو جو مسلمانون مین مذہبی طور پر رائج ہے غیر ضروری یا ضرورت سے زیادہ خیال کرتے ہین اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر اُن لوگون کے بعض شبہات کا جواب بھی تحریر کردیا جاے۔ **پہلا شبہہ** یہ ہے کہ قول باری تعالے مین لایبدین زینتہن کے بعد الا ما ظہر منہا فرماکر استثنا فرمادیا ہے جس سے صاف ظاہر ہی کہ جو عضا معاملات اور آمدورفت مین عادتہً کھلے رہتے ہین اُنکا کھلا رکھنا جائز ہے اور اکثر علما نے لکھ دیا ہے کہ زینت ظاہرہ سے مراد چہرہ اور کف دست ہین لہذا انکا چھپانا واجب نہین **جواب** مستثنیٰ منہ کا حکم آیۂ مذکورہ مین متفق علیہ ہی اور اسکا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ عورتون کو نامحرم کے سامنے اپنی زینت کا ظاہر کرنا حرام ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ بدن کا کھلا رکھنا بدرجۂ اولےٰ حرام ہے اور یہ بھی مسلّم ہے کہ زینت ظاہرہ کا اظہار جائز کردیا گیا ہے مگر اُسکی تشخیص مین روایات بھی مختلف ہین اور اقوال علما بھی مختلف ہین اور ہم نہین کہہ سکتے کہ کونسا حکم مطابق واقع ہے مگر بالضرور وہ زینت مراد نہین جسکے دیکھنے سے اعضاے جسم پر بھی ضرور نظر پڑتی ہو اور چونکہ تعارض واختلاف شدید ہے اور جمع بین الروایات و جمع بین الاقوال

دشوار ہو گیا ہے لہذا جو قدر متیقن ہے یعنی لباس اُسیکے مراد لینے پر ہم اقتصار کرتے ہین اور اسی لیے اکابر علما نے بھی اِسی قول کو اختیار فرمالیا ہے جس کی تفصیل سابقًا بیان ہو چکی **دوسرا شبہہ** یہ ہے کہ عورتون کو بحال نماز حکم ہی کہ اپنا تمام جسم پوشیدہ رکھین مگر منھ اور ہاتھ مستثنےٰ ہین اور نماز مین اونکا چھپانا واجب نہین۔ اس سے ظاہر ہوا کہ وجہ وکفین کا حکم باقی اعضاے جسم سے علیحدہ ہے اور اُنکے چھپانے مین وہ اہتمام نہین کیا گیا جو دیگر اعضا کے چھپانے مین کیا گیا ہے۔ **جواب** یہ ہی کہ خاص نماز مین وجہ و کفین کا اگر چھپانا واجب نہین تو اس سے لازم نہین آتا کہ نامحرم سے بھی ستر واجب نہو اسلیے کہ نماز کا ستر اور ہے اور نامحرم سے ستر کرنا دوسری بات ہی دونون مین باہم تلازم نہین۔ دیکھیے محرم مرد کے لیے جائز ہے کہ محرم عورت کے شانہ اور کلائی پر نظر کرے اور عورت کو محارم سے اِن مقامات کا چھپانا واجب نہین لیکن نماز مین اُنسے بھی چھپانا بلکہ قطع نظر کسی ناظر کے بجاے خود مستور رکھنا اعضا کا واجب کر دیا گیا ہے یہانتک کہ اگر بالکل تنہائی ہو یا دیکھنے والا کوئی بھی نہو یا تاریکی ہو تو بھی نماز مین بطریق معتبر ستر واجب ہی۔ نماز مین چونکہ ضرورت یہ تھی کہ سجدہ مین پیشانی کا مقام سجدہ پر بغیر حائل پہونچنا واجب کیا گیا ہے۔ سجدۂ شکر مین تعفیر یعنی دونون رخسارون کا خاک پر رکھنا سنت ہی اِسلیے بحالت نماز وجہ وکفین کا ستر اُٹھا دیا گیا لیکن نامحرم کے معاملہ مین یہ اُمور نہین ہین بلکہ نماز مین بھی یہ حکم اُسوقت تک ہی کہ نامحرم کا سامنا نہو ورنہ وہان بھی کشف جائز نہو گا۔ اور جب کوئی اجنبی مرد عورت کے چہرے کیطرف نظر

کر رہا ہو تو نماز مین بھی ستر وجہ واجب ہو جاے گا اور مکشوف الوجہ نماز پڑھنا حرام
ہو جاے گا یا وہ مقام چھوڑ کر کسی ایسے مقام پر نماز پڑھنا لازم ہوگا جہان نظر
اجنبی سے تحفظ ہو **تیسرا شبہہ** احرام مین عورتون کے لیے مُنھ کا چھپانا اور
چہرے پر نقاب ڈالنا حرام ہے اِس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ چہرے کا پردہ
شریعت مین مثل دیگر اعضا کے نہین ہے۔ **جواب** یہ حکم صحیح ہے اور احرام
کے ساتھ مخصوص ہی مگر پردہ وحجاب کا حکم اس حکم کے ساتھ جمع ہو سکتا ہی
جسطرح فقہا نے تصریح کردی ہے کہ عورتین احرام مین قناع چہرے پر اسطرح ڈالین
کہ جلد سے جُدا رہے اور مرسوم بھی یہی ہو گیا ہے کہ چھجّے کے طور پر قناع ڈالی
جاتی ہے پس اِس صورت مین حکم احرام کی بھی پابندی ہو جاتی ہے اور
پردہ بھی باقی رہتا ہے اور جس حدیث مین ذکر ہے کہ ایک عورت احرام
مین پنکھا چہرے پر رکھے ہوئے تھی اور معصوم نے ہٹا دیا وہان غالباً پنکھا
چہرے کی جلد سے ملا ہوا ہوگا۔ **چوتھا شبہہ** یہ ہے کہ عورتون کو چونکہ بیع و
شرا اور آمد رفت اور معاملات مین وجہ و یدین کے چھپانے مین زحمت
شدید ہوتی ہے اور شرع نے عسر و حرج کسیکے لیے گوارا نہین کیا لہٰذا عورتونکو
مُنھ اور ہاتھون کا چھپانا واجب نہین۔ **جواب** اولاً یہ کہ عورتون کو معاملات
اور کسب معاش و تجارت و بیع و شرا وغیرہ کے لیے دوادوش سے شریعت
اسلام نے سبکدوش کردیا ہو اور اُنکا کھانا پینا کپڑا تمام مصارف شوہرون کے
ذمہ لازم کردیے ہین اور علاوہ نان و نفقہ کے اُنکے لیے مہر بھی شوہرون پر
قرار دیدیا ہو اور اُنکے تمام امور کی نگرانی کا تعلق شوہرون سے کردیا ہے اور

فرمایا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا یعنی مرد منتظم و حاکم ہین عورتون کے امور کے اسلیے کہ خدا نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ اُنھون نے اپنے مال صرف کیے ہین پس نیک عورتین (اپنے شوہر کی) اطاعت گزار ہین اور جسطرح خدا نے حفاظت فرمائی (وہ بھی) حفاظت کرنے والی ہین اور جن عورتون کی سرکشی سے تم ڈرو تو انھین نصیحت کرو (اگر نہ مانین) تو ساتھ سونا چھوڑ دو (اگر پھر نہ مانین) تو اُنھین مارو پھر اگر اطاعت کرلین تو تم بھی ضرر رسانی کی راہ نہ اختیار کرو ضرور خدا برتر و بزرگ ہی۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتون کو اُنکے مہر ادا کرو جو خدا کی طرف سے عطیہ ہے پس غور کرنا چاہیے کہ جب عورتون کے ذمہ اس قسم کا کوئی کام ہی لازم نہین تو اُنھین باہر نکلنے اور آنے جانے کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے اور اگر شوہر کے نفقہ پر قناعت نہ کر سکین یا توسعہ پر نظر ہو یا شوہر خود عاجز ہو اور کسی صنعت یا دستکاری وغیرہ سے بطریق جائز اکتساب کرسکتی ہون تو ممانعت بھی نہین ہے اور اس صورت مین اگر کبھی اتفاقاً کوئی ضرورت باہر جانے کی پیش آجاے تو منھ اور ہاتھون کو چھپانے مین کوئی عسر حرج اور زحمت و مشقت بھی نہین ہے۔ توضیح کے لیے ایک حدیث بھی درج

اکیجاتی ہے جو نہایت لطیف ہی۔ عبداللہ بن جعفر سے قرب الاسناد مین روایت ہی اور اُنھون نے سندی بن محمد سے اور اُنھون نے ابو البختری سے اور اُنھون نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہ زہرا کار و بار خانہ داری کے متعلق جناب رسول خدا کی خدمت مین فیصلہ کے لئے حاضر ہوے پس حضرتؐ نے جناب فاطمہ زہرا کے لئے گھر کے دروازے کے اندر اندر کے کام متعلق فرمائے اور امیر المومنینؑ کے متعلق بیرون دروازہ کے کار و بار قرار دیے۔ حضرت بیان کرتے ہین کہ جناب سیدہؑ نے فرمایا کہ خدا ہی جانتا ہے کہ مجھے کسقدر سرور اس بات سے ہوا کہ رسول خداؐ نے مردون کے دوش بدوش ہونے اور تحمل رقاب رجال سے مجھے بچا لیا[1]

ثانیاً عسر و حرج لازم آنا غیر مسلم ہے اسلیے کہ مُنھ ہاتھ چھپا کر چادر بیچیہ اوڑھ کر عورتین برابر آتی جاتی ہین اور بضرورت معاملات کرتی ہین اور اِس پردے کے سبب سے کوئی شدید زحمت و مشقت اُنھین نہین ہوتی اور اگر بالفرض فے الجملہ زحمت ہوتی بھی ہو تو وہ اس قابل نہین کہ اُسکے سبب سے ستر و حجاب کے حکم سے دست برداری کرلی جائے۔ اور اگر عسر و حرج کا دائرہ اِسیطرح وسیع مان لیا جائے گا تو شاید بعض صحرا نشین عورتون کو دیکھ کر کلائی بازو سینہ۔ پاؤن اور پنڈلیون کا پردہ بھی شاق معلوم ہونے لگے گا۔ پھر اگر بعض مردون کو لنگ بستہ دیکھنے کی نوبت آئی تو کشف بدن کے لیے بھی

[1] باکفائی رسول اللہ تحمل ارقاب الرجال ۱۲

یہی بہانہ ہوگا۔ پھر اگر حیوانات کی آزادی کیطرف توجہ ہو جاے تو ستر عورتین مین بھی عسر و حرج محسوس ہونے لگے گا اور آسانی اسی مین نظر آئے گی کہ جو کچھ دل کو اچھا معلوم ہو اُس مین روک ٹوک نہونے پاے۔ بیشک شریعت نے عسر و حرج کیسکے لیے پسند نہین کیا لیکن عسر و حرج کی تشخیص مین تدین و انصاف کو ہرگز نہ چھوڑ دینا چاہیے۔ دیکھیے ضرورت کے وقت مثلاً علاج کے لیے طبیب کو اجازت دیدی گئی کہ جس جس عضو پر نظر کی ضرورت ہو جائز۔ جس جس مقام پر مس کرنے اور ہاتھ لگانے کی ضرورت ہو مباح۔ شہادت کے مقام مین جائز اور جہان جہان ضرورت شرعیہ ہو آسانی کی گئی ہے بوقت ضرورت گھر سے باہر جانے کی ممانعت نہین بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت بات کرنے کی ممانعت نہین لیکن یہ بات بیجا ہے کہ ضرورت اور غیر ضرورت مین فرق نہ کیا جاے اور ہر حالت مین پردہ کرنا باعث عسر و حرج سمجھ لیا جاے۔ ہم تو پردہ دار عورتون کو دیکھتے ہین کہ پردے کے ترک مین اُنکے لیے زحمت کا تو کیا ذکر مصیبت عظیم پیش آسکتی ہے اسلیے کہ مُنھ کھولنے کو وہ مرجانے سے بدتر اور سخت تر جانتی ہین۔ اور جبکہ کچھ لوگون کو پردہ کرنے مین عسر و حرج نظر آتا ہے اُن مومنات کو کشف وجہ مین بہ نسبت اُسکے بدرجہا زیادہ عسر و حرج محسوس ہوتا ہے۔

باقی رہین وہ عورتین جنکا طریقہ ہی رو کشادہ رہنا ہے اُنکے باب مین حضرت صادق علیہ السلام کا وہ ارشاد کافی ہے جو بیان ہو چکا جو اہل تہامہ اور علوج اور اہل سواد کے باب مین ہے کہ اگر تعمد نہو تو اُنکی طرف نظر کرنے مین مضائقہ

نہین اسلیے کہ وہ باوجود منع کرنے کے بھی سماعت نہین کرتین۔ اِس سے اُن عورتون کا حکم بھی ظاہر ہوگیا جو بازارون یا مرکانون مین یا راہون مین شتر بے مہار کیطرح رہتی ہین اور اُنکی وجہ سے آنکھین بند رکھنا آفت جان ہو جاتا ہے پس اُنکے خیال سے آنکھون کا بند رکھنا ضروری نہین ہے اسلیے کہ اسمین بیشک حرج شدید ہے پس ہر مقام کو دوسرے مقام سے تمیز کرنا اور عسر و حرج کے مقامات کا مشخص کر لینا ہر عاقل پر ضروری ہے۔

غور فرمائیے کہ اِسی قسم کے خیالات نے تو عبادات اور دیگر احکام شرعیہ سے طبیعتون کو منحرف کر دیا ہے اور بہیمانہ خیالات کے ساتھ حریت و آزادگی پھیل گئی ہے جسکا مطلب اسی قدر ہے کہ جو دل چاہے کرین فقط دین و مذہب کی قید سے آزادی ہو جاے

وجوب پردہ اور حرمت نظر کی حکمت و مصلحت کا بیان

سب سے بڑی مصلحت اسمین یہ ہے کہ نوعِ انسان کا نسب محفوظ رہے نظام عفت و پارسائی مین خلل نہ پڑے۔ عالم مین زنا وقوع پذیر نہو حیا و شرم مین رخنہ نہ پڑے۔

یہ مطلب اسقدر عظیم الشان اور اہم و ضروری ہے کہ اسکے لیے قانون نکاح قرار دیا گیا جسمین احکام رضاع و مصاہرت و رضاعت و مہر و حقوق زوجین وطریقۂ معاشرت و تقسیم لیالی و نفقات کی تفصیل و تعلیم کی گئی صیغہ تعلیم کیا گیا حلال و حرام عورتون کے اصناف بتاے گئے۔ ملک یمین کے

احکام بتائے گئے۔ طلاق و خلع و مبارات و لعان کا قانون مرتب کر دیا گیا نکاح دائم و منقطع کی فضیلت اور اُسکا ثواب بتایا گیا۔ اُسکی طرف ترغیب و تاکید فرمائی گئی۔ زنا لواطہ وغیرہ جو اس مطلب اہم مین خلل انداز ہو سکتے تھے گناہ عظیم قرار دیے گئے۔ اُنکی حرمت اور عقوبت اُخروی اور مضرت دنیوی پر آگاہ کر دیا گیا۔ اُنکے لیے حدود و تعزیرات مقرر فرمائے۔ اُنکے احکام و تفاصیل ارشاد کیے اور جس جس چیز سے اس نظام مین برہمی کا خیال ہو سکتا تھا اور جس جس چیز سے اسکا مختل ہو جانا ممکن تھا حکیم حقیقی نے اُن سب سے اجتناب کرنا مستحسن اور اُنکا بجالانا قبیح قرار دیکر اوامر و نواہی جاری کر دیے مثلاً اعضاے بدن کا نامحرم کے سامنے کھولنا۔ بے ضرورت نامحرم سے باتین کرنا۔ باتون مین نرم و ملائم دلفریب لہجہ اختیار کرنا۔ عورتون مردو نکا باہم اختلاط رکھنا۔ مزاح و خوش طبعی کرنا۔ نامحرم کے ساتھ تخلیہ کرنا۔ نامحرم کے جسم کو ہاتھ لگانا۔ نامحرم سے مصافحہ و معانقہ کرنا۔ اُسکے جسم کا مس کرنا۔ بے ضرورت گھر سے باہر جانا۔ بے اذن شوہر کے گھر سے نکلنا۔ الی غیر ذلک بلکہ اسی اہتمام کا نتیجہ ہے کہ عورتون سے جہاد ساقط نماز جمعہ و عیدین و نماز جماعت کی حاضری معاف۔ بیمارون کی عیادت جنازون کی ہمراہی۔ صفا و مروہ کا ہرولہ۔ حجر اسود کا استلام۔ تلبیہ مین آواز بلند کرنا ساقط۔ اور یہی سبب ہے کہ نہ منصب قضا کا انھین مستحق قرار دیا گیا نہ امارت و حکومت کے عہدے اُن سے متعلق کیے گئے۔ اور اسی درجہ عورتون کو تستّر و احتجاب کا حکم دیا گیا اور غیر مردون کا اُنکی طرف دیکھنا

اور اُنکا غیر مردون کیطرف دیکھنا بھی حرام کردیا گیا۔ اجنبیہ سے مصافحہ کا
یہ طریقہ تعلیم کیا گیا کہ دونون کے ہاتھون کے درمیان کپڑا حائل ہو جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتون سے بیعت اسطرح لی کہ ظرف
مین پانی بھروایا اور اپنا ہاتھ اُسمین ڈالا اور نکال لیا پھر اُسی پانی مین عورتون
نے ہاتھ ڈالا۔ اور یہ اہتمام اسلیے تھا کہ ہاتھ سے ہاتھ مس نہونے پاے۔
کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ خدا اور رسول کیطرف سے تو عورتون کے پردے
مین یہ عظیم اہتمام ہو اور پردہ شکن حضرات باوجود اسلام وساوس شیطانی
کے پابند ہوکر پردہ دری مین اہتمام کرین اور احکام شریعت کو جو ہر مسلمان کے
لیے واجب الاتباع اور عین حکمت و مصلحت ہین خلاف عقل یا مضرت رسان
سمجھین لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ اگر پردہ غفلت ہٹا کر چشم بصیرت سے
دیکھین تو بخوبی معلوم ہو جاے کہ عورتون کے لیے عقلاً بھی پردہ واجب اور
ضروری ہے اسلیے کہ عورتون کے پیدا کیے جانے کی بڑی علت توالد و
تناسل و بقاے نوع ہے اور اسکی تکمیل کے لیے حکیم مطلق نے عورتونمین
حیا و شرم۔ حجاب اور رعنائی و زیبائی ایسی ودیعت فرمائی کہ مردون کے
قلوب خواہ مخواہ اُنکی طرف مائل ہوتے ہین اور پروانہ وار فریفتہ رہتے ہین
اور اِسی کے ساتھ خدا نے افعال تولیدیہ مین ایسے لذات خلق کردیے کہ حرکات
عنیفہ کا تحمل برضا و رغبت اور بدل و جان گوارا ہو جاے۔ واضح ہے کہ
ایک زمانے مین ایک عورت کا تعلق کئی مردون سے مصالح نوع کے
عقلاً خلاف اور ہزار در ہزار مفاسد کا سبب اور تکثیر نسل کا مانع ہو اور

اسکی پابندی اُسیوقت ممکن ہو کہ مردون اور عورتون مین اختلاط نہو ایک دوسرے سے علحدہ رہین اور اسکے لیے پردے سے زیادہ عمدہ کوئی تدبیر نہین ہی پس جو حضرات ان حکم و مصالح سے مستفید ہونا چاہین اُنھین لازم ہے کہ عورتون کی پردہ داری اوجب واجبات سمجھین اور نظر اغیار سے اُنکے بچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھین اور جو جو اُمور پردے مین خلل انداز ہو سکتے ہین اُنکے قلع و قمع مین غفلت نہ کرین عشق و محبت کے اشعار۔ عاشقانہ مضامین کے قصے افسانے وصل و فرقت کی کتابین۔ داستانین سُننا اور پڑھنا عموماً اور بالخصوص عورتون کے لیے خطرناک ہین۔ اور اسی لیے ضروری ہے کہ تا امکان نامحرم مرد و عورت باہم ہمکلام ہونے سے بھی احتراز کرین ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین فتنہ از گفتار خیزد

عورتون کو قرآن مجید اور مسائل شرعیہ ضروریہ اور اصول دین اور حدیث و تفسیر اور اخلاق و تدبیر منزل اور جو امور دین و مذہب کے لیے مفید ہین تعلیم کرین اور جو تعلیم اُنکے لیے مضر یا غیر ضروری ہو اور شرع نے اُنکے حق مین ناپسند کی ہو اور جو طریقۂ تعلیم موجب خطر ہو اُس سے بچائین اور بہرحال احکام شرع کے پابند رہین۔

وہ حضرات جو اتنا تسلیم کیے ہوے ہین کہ شرع نے پردے کا حکم ضرور دیا ہے اور نامحرم کا دیکھنا حرام کر دیا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی کہتے ہین کہ وجہ و یدین مستثنےٰ ہین یعنی نہ عورتون کو چہرے اور ہاتھون کا چھپانا ضروری اور نہ غیر مردون کو ان مقامات کا دیکھنا ممنوع ہے ذرا غور کرین کہ جن مصالح سے

احکام مذکورہ بارگاہ خدا اور رسول سے نافذ کیے گئے ہین کیا وجہ ویدین ہے اُن مصالح کا تعلق نہین ہے یا اِن مقامات کے متعلق مفاسد سے اطمینان ہے ہرگز ہرگز ایسا نہین۔ بلکہ منصف اور صاحب فہم یقین کرسکتا ہے کہ یہی مقامات زیادہ مدخلیت مصالح مذکورہ مین رکھتے ہین۔ حُسن و جمال کا دارو مدار انھین مقامات پر سمجھا جاتا ہے۔ قلوب کا میلان انھین اعضا کے سبب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک آنکھ اس چہرے مین ہے جسکے کرشمون سے عالم زیرو زبر ہوجاتا ہے غمزہ و ناز و ادا کا سرچشمہ یہی ہے۔ بنا برین یہ اعضا زیادہ تر قابلِ ستر ہین اور اُنسے تعلق احکام زیادہ ہونا چاہیے۔ جیسا کہ شارع حکیم نے انتظام فرمایا ہے۔ خداوند عالم سب مومنین کو توفیق عطا فرمائے کہ احکام شرعیہ کی پوری پوری پابندی کرین۔

واللہ الموفق والمعین ؏

وانا احقر الزمن نجم الحسن عفی عنہ

مسئلہ سابقہ کی تائید و تاکید کے لیے دو دستخط اور اضافہ کیے جاتے ہین ایک تحریر جناب مستطاب سرکار شریعتمدار صدر المحققین ناصر الملۃ والدین جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ کی اور دوسری تحریر جناب مستطاب سرکار شریعتمدار صدر العلماء المتورعین جمال الفقہاء البارعین جناب مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ دام ظلہ کی ہو حضرات مومنین بغور ملاحظہ کرین اور امتثال امر فرمائین۔

ما قولکم دام ظلکم

مردون کو اجنبی عورتون کے منھ ہاتھ پر نظر کرنا جائز ہے یا حرام اور عورتون کو نامحرم مردون سے ان اعضا کا چھپانا واجب ہو یا نہین اور جو شخص پردہ کے مٹانے مین کوشش کرے اُسکا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب باللہ التوفیق

نظر مذکور حرام ہو اور ستر اعضائے مذکورہ واجب ہو اور جو شخص پردہ مٹانے کی کوشش کرے وہ آثم و گناہگار ہے اور جو جو مفاسد و گناہ اس امر سے تا قیامت پیدا ہون گے اُن سب کا مظلمہ اُسکی طرف عائد ہوگا واللہ العاصم

ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ

باسمہ سبحانہ

مردونکو اجنبی عورتونکے منھ ہاتھ پر عمداً نظر کرنا جائز نہین ہو بلکہ حرام ہو اور عورتون کو ان اعضا کا نامحرم سے چھپانا واجب و لازم ہو قرآن و احادیث کثیرہ اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے پردہ کا واجب مؤکد ہونا بلکہ نہایت اہتمام بلیغ ان حضرات کا اس باب خاص مین ظاہر ہوتا ہو پس پردہ کے مٹانیکی کوشش کرنا معاذ اللہ خدا و رسول و ائمہ معصومین سے مقابلہ کرنا ہو نستجیر باللہ من ذلک واللہ العاصم۔

محمد باقر الرضوی۔ عفی عن جرائمہ

قابل قدر کتابین

شریعۃ الاسلام حصہ اول اُصول دین مین نہایت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے۔ بڑے بڑے اہم مسائل اور کثیر التعداد مطالب نہایت اختصار کے ساتھ بیان ہوے ہین۔ فریقین کے مختلف فیہ مسائل کی ایک لطیف فہرست بھی مندرج ہی۔ قیمت مع محصول ۴ر

حصۂ دوم طہارت وصلوۃ کے مسائل مین نہایت جامع اور عمدہ کتاب ہی ہر مومن کو ایسی کتاب ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہی اُردو زبان مین مسائل فقہیہ کی کتاب اس خوبی کے ساتھ نظر نہین آئی کاغذ چھپائی نہایت عمدہ اور سب سے زیادہ یہ امر ہے کہ سرکار شریعتمدار نجم الملۃ والدین جناب مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کے دستخط مبارک کا شرف دونون رسالون کو حاصل ہے اور جناب قبلہ وکعبہ کے مسائل کے جو حضرات جویان رہتے ہین اُنکے لیے بالخصوص ضروری چیز ہے۔ قیمت ۶ر

ضمیمہ حصۂ دوم اسمین عورتون کے متعلق احکام درج ہین۔ قیمت ۲ر

الکاظم یعنی سوانح عمری امام ہفتم بتصحیح جناب مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ صدر الافاضل مدظلہ العالی جسمین حضرت کے مبارک حالات آپکے علوم۔ اعجاز اور کرامتین۔ علم مغیبات۔ آپکی زباندانی۔ علم منطق الطیر۔ آپکے پُراثر حرز اور مستجاب دعایئن وغیرہ نہایت تفصیل سے درج ہین رنگین ٹائٹل نہایت خوشخط اور صاف عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی۔ اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی قیمت ۸ر مجلد ۱۰ر

المشتہر

سید نور الحسن مالک مطبع نور المطابع تھوئی ٹولہ لکھنؤ